ISSN: 2410-9843 | مسلسل اشاعت کے 23 سال | www.muqaami.pk

MONTHLY Muqaami Hakoomat LAHORE
چیف ایڈیٹر ڈاکٹر بلال ظفر
مینیجنگ ایڈیٹر نعیم ثاقب

ماہنامہ مقامی حکومت لاہور

274 | جلد نمبر 23 | شمارہ نمبر 10 | جولائی 2026ء

پنجاب حکومت کی سیلاب 2026 سے نمٹنے کی تیاری

وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کی قیادت میں مؤثر حکمت عملی

نعیم ثاقب

> وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کی قیادت کا نمایاں پہلو یہ رہا کہ انہوں نے سیلابی صورتحال کو صرف انتظامی معاملہ نہیں سمجھا بلکہ اسے عوامی تحفظ اور حکومتی ذمہ داری کے طور پر ترجیح دی۔

مون سون بارشیں پاکستان میں ہر سال ایک بڑے قدرتی چیلنج کے طور پر سامنے آتی ہیں، تاہم موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث حالیہ برسوں میں بارشوں کی شدت، غیر متوقع موسمی حالات، دریاؤں میں پانی کے بہاؤ میں اضافہ اور شہری علاقوں میں اربن فلڈنگ کے خطرات میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ پنجاب، جو ملک کا سب سے بڑا صوبہ، زرعی مرکز اور ایک بڑی آبادی کا حامل خطہ ہے، مون سون کے دوران دریائی سیلاب، برساتی نالوں میں طغیانی اور نکاسی آب کے مسائل سے متاثر ہونے کا خطرہ رکھتا ہے۔ 2025 کے شدید سیلابی تجربات کے بعد 2026 کے مون سون سیزن کے لیے پنجاب حکومت نے ممکنہ خطرات سے نمٹنے کے لیے پیشگی تیاری، ادارہ جاتی رابطہ کاری اور ہنگامی ردعمل کے نظام کو مزید مضبوط بنانے پر خصوصی توجہ دی۔ 2026 کے مون سون سے قبل پنجاب حکومت نے ممکنہ سیلابی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبہ بھر میں تیاریوں کا آغاز کیا۔ محکمہ موسمیات کی پیش گوئیوں، دریاؤں کی صورتحال اور حساس علاقوں کی نشاندہی کی بنیاد پر متعلقہ اداروں کو الرٹ رکھا گیا۔ وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی ہدایات پر ضلعی انتظامیہ، پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (PDMA)، ریسکیو 1122، محکمہ آبپاشی، WASA، بلدیاتی اداروں اور دیگر متعلقہ محکموں کے درمیان رابطہ کاری کو مؤثر بنایا گیا تاکہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں فوری اور منظم کارروائی یقینی بنائی جا سکے۔ پنجاب حکومت کی حکمت عملی کا بنیادی مقصد صرف سیلاب کے بعد امداد فراہم کرنا نہیں بلکہ خطرات کو کم کرنے کے لیے پیشگی اقدامات کرنا تھا۔ اسی سلسلے میں حساس علاقوں کی نشاندہی، برساتی نالوں کی صفائی، نکاسی آب کے نظام کی نگرانی، ڈی واٹرنگ مشینری کی دستیابی، ایمرجنسی آلات کی تیاری اور فیلڈ ٹیموں کی تعیناتی جیسے اقدامات کیے گئے۔ بڑے شہروں میں اربن فلڈنگ کے خطرات کو کم کرنے کے لیے نشیبی علاقوں، ڈرینج سسٹم اور پانی کے اخراج کے راستوں کی خصوصی نگرانی کی گئی تاکہ شدید بارشوں کے دوران شہری مشکلات کو کم کیا جا سکے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے مون سون تیاریوں کی مسلسل نگرانی کرتے ہوئے متعلقہ اداروں کو واضح ہدایات جاری کیں کہ عوام کے تحفظ میں کسی قسم کی غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔

حکومت نے ایک فعال اور فوری ردعمل پر مبنی حکمت عملی اختیار کی، جس میں افسران کو دفاتر تک محدود رہنے کے بجائے فیلڈ میں موجود رہنے اور صورتحال کا براہ راست جائزہ لینے کی ہدایت دی گئی۔ کمشنرز، ڈپٹی کمشنرز اور ضلعی انتظامیہ کو ہدایت کی گئی کہ وہ مقامی سطح پر خطرات کی نشاندہی، متاثرہ علاقوں تک فوری رسائی اور شہریوں کو بروقت سہولیات کی فراہمی یقینی بنائیں۔ پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے سیلابی صورتحال سے نمٹنے کے لیے مرکزی رابطہ کاری کا کردار ادا کیا۔ ادارے نے موسمی صورتحال کی نگرانی، اضلاع کے ساتھ رابطے، ایمرجنسی پلاننگ اور امدادی سرگرمیوں کے انتظامات میں اہم کردار ادا کیا۔ ممکنہ خطرات کے پیش نظر ضلعی سطح پر وسائل کی دستیابی، ریلیف پلانز اور ہنگامی صورتحال میں فوری کارروائی کے طریقہ کار کو فعال رکھا گیا۔ ریسکیو 1122 نے بھی سیلابی صورتحال سے نمٹنے کے لیے اپنی تیاریوں کو مزید بہتر بنایا۔ فلڈ ریسکیو آپریشنز کے لیے کشتیاں، لائف جیکٹس، جدید آلات اور تربیت یافتہ اہلکاروں کی دستیابی یقینی بنائی گئی۔ مختلف علاقوں میں مشقوں کے ذریعے ریسکیو ٹیموں کی استعداد کار میں اضافہ کیا گیا

ان کی قیادت میں

تاکہ پانی میں گھرے افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے، ابتدائی طبی امداد فراہم کرنے اور ہنگامی حالات میں فوری کارروائی ممکن ہو سکے۔ ممکنہ متاثرہ علاقوں میں پنجاب حکومت نے ریلیف سرگرمیوں کے لیے بھی جامع انتظامات کیے۔

(بقیہ صفحہ نمبر 2)

خیبر پختونخوا اسٹیز امپروومنٹ پروجیکٹ

Khyber Pakhtunkhwa Cities Improvement Project

جدید، پائیدار اور عوام دوست شہروں کی تعمیر کی جانب ایک تاریخی قدم

شہریار جنجوعہ

خیبر پختونخوا سٹیز امپروومنٹ پروجیکٹ حکومت خیبر پختونخوا کا ایک اہم اور دوررس وژن پر مبنی شہری ترقیاتی منصوبہ ہے، جس کا مقصد صوبے کے تیزی سے بڑھتے ہوئے شہری مراکز کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا، شہری سہولیات کے معیار کو بہتر بنانا اور عوام کو صاف، محفوظ اور پائیدار شہری ماحول فراہم کرنا ہے۔ یہ منصوبہ خیبر پختونخوا میں شہری ترقی کے روایتی انداز سے ہٹ کر ایک جامع اربن ٹرانسفارمیشن پروگرام کے طور پر متعارف کرایا گیا ہے، جس میں صرف سڑکوں اور عمارتوں کی تعمیر کے بجائے پانی، صفائی، نکاسی آب، سالڈ ویسٹ مینجمنٹ، ماحولیاتی تحفظ، شہری منصوبہ بندی اور مقامی اداروں کی استعداد کار کو یکجا کیا گیا ہے۔ حکومت خیبر پختونخوا نے اس منصوبے کو ایشیائی ترقیاتی بینک اور دیگر ترقیاتی شراکت داروں کے تعاون سے شروع کیا تاکہ صوبے کے اہم شہری شہروں میں بنیادی خدمات کو جدید معیار کے مطابق بہتر بنایا جا سکے اور شہریوں کو بہتر معیار زندگی فراہم کیا جا سکے۔ خیبر پختونخوا میں آبادی کے بڑھتے ہوئے دباؤ، غیر منصوبہ بند شہری پھیلاؤ، پرانے شہری انفراسٹرکچر اور موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات نے شہری خدمات کی فراہمی کو ایک بڑا چیلنج بنا دیا ہے۔ پشاور، مردان، ایبٹ آباد، کوہاٹ اور مینگورہ (سوات) جیسے اہم شہری مراکز میں پانی کی فراہمی، نکاسی آب، صفائی اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے نظام کو مزید مضبوط بنانے کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ KPCIP اسی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے شروع کیا گیا تاکہ ان شہروں کو زیادہ مؤثر، محفوظ، ماحول دوست اور رہنے کے قابل بنایا جا سکے۔ یہ منصوبہ تقریباً لاکھوں شہریوں کو براہ راست فائدہ پہنچانے کی صلاحیت رکھتا ہے اور خیبر پختونخوا کے شہری ترقی کے مستقبل کے لیے ایک ماڈل کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ KPCIP کا دائرہ کار صوبے کے پانچ اہم شہروں تک پھیلا ہوا ہے، جن میں پشاور، مردان، ایبٹ آباد، کوہاٹ اور مینگورہ شامل ہیں۔ ان شہروں کو منتخب کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بڑھتی ہوئی شہری آبادی اور محدود وسائل کے باعث پیدا ہونے والے بنیادی مسائل کو جدید طریقہ کار کے ذریعے حل کیا جا سکے۔ منصوبے کے تحت شہری انفراسٹرکچر کی بہتری، میونسپل سروسز کے معیار میں اضافہ اور شہری اداروں کی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے مختلف اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ یہ منصوبہ اس تصور پر مبنی ہے کہ ترقی یافتہ شہر صرف بلند عمارتوں یا بہتر سڑکوں سے نہیں بنتے بلکہ ایسے مربوط نظام سے تشکیل پاتے ہیں جہاں شہریوں کو صاف پانی، بہتر صفائی، مؤثر نکاسی آب، محفوظ ماحول اور قابل اعتماد شہری خدمات دستیاب ہوں۔ KPCIP کا ایک اہم جزو صاف پانی کی فراہمی اور واٹر سپلائی سسٹم کی بہتری ہے۔ شہری آبادی میں اضافے کے ساتھ پانی کی طلب میں بھی اضافہ ہوا ہے، جبکہ کئی شہروں میں پانی کی فراہمی کے پرانے نظام، لیکیج اور محدود انتظامی صلاحیت کے باعث مسائل پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اس منصوبے کے تحت پانی کے موجودہ نظام کو جدید بنانے، پائپ لائنوں کی بہتری، پانی کے ضیاع کو کم کرنے اور بہتر نگرانی کے نظام متعارف کرانے کے اقدامات شامل ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی اور بہتر مینجمنٹ کے ذریعے شہریوں کو زیادہ مؤثر اور قابل اعتماد پانی کی سہولیات فراہم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ سیوریج اور نکاسی آب کا نظام بھی KPCIP کے بنیادی حصوں میں شامل ہے۔ خیبر پختونخوا کے کئی شہری علاقوں میں ناکافی نکاسی آب کے باعث بارشوں کے دوران پانی جمع ہونے، سڑکوں کو نقصان پہنچنے اور ماحولیاتی مسائل کا سامنا رہا ہے۔ منصوبے کے ذریعے جدید سیوریج نیٹ ورک، بہتر ڈرینج سسٹم اور پانی کے مؤثر اخراج کے نظام متعارف کرانے پر توجہ دی جا رہی ہے۔ یہ اقدامات نہ صرف شہری صحت اور صفائی کے معیار کو بہتر بنانے میں مدد دیں گے بلکہ موسمیاتی تبدیلی کے باعث پیدا ہونے والے شہری سیلاب جیسے خطرات سے نمٹنے کے لیے بھی شہروں کو زیادہ مضبوط بنائیں گے۔

(بقیہ صفحہ نمبر 2)

مقامی حکومت
ریذیڈنٹ ایڈیٹر (کراچی)
شہریار جنجوعہ
ریذیڈنٹ ایڈیٹر (لاہور)
محمد یاسین ظفر
برائے رابطہ:
واٹس ایپ: 0300-8400373
ای میل: muqaami@hotmail.com
رابطہ آفس: D/1-65، جوہر ٹاؤن، لاہور
قیمت فی شمارہ: 50 روپے زرِ سالانہ: 1000 روپے
ایڈیٹر و پبلشر محمد بلال ظفر نے کے وائی پرنٹرز سے چھپوا کر ماڈل ٹاؤن لاہور سے شائع کیا۔

اداریہ

پنجاب حکومت کی سیلاب سے نمٹنے کی بہتر اور پیشگی تیاری

قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے مؤثر حکمت عملی کا انحصار بروقت منصوبہ بندی، ادارہ جاتی صلاحیت اور پیشگی تیاری پر ہوتا ہے۔ مون سون 2026 کے لیے پنجاب حکومت کی تیاریوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ سیلابی تجربات سے سیکھتے ہوئے ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے نظام کو مزید مضبوط بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ 2025 کے سیلاب نے غیر معمولی بارشوں، دریاؤں میں پانی کے دباؤ، نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہونے اور رابطہ نظام متاثر ہونے جیسے چیلنجز کو نمایاں کیا۔ ان تجربات نے واضح کیا کہ صرف امدادی کارروائیاں کافی نہیں بلکہ خطرات کی پیشگی نشاندہی، وسائل کی بروقت فراہمی اور اداروں کے درمیان مؤثر رابطہ کاری ضروری ہے۔ اسی تناظر میں 2026 کے لیے پنجاب حکومت نے حساس علاقوں کی نگرانی، دریاؤں اور برساتی نالوں کی صورتحال کا جائزہ، ضلعی سطح پر ہنگامی منصوبہ بندی، مشینری اور ریسکیو وسائل کی دستیابی کو ترجیح دی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ بحران کے بعد ردعمل دینے کے بجائے ممکنہ نقصانات کو پہلے سے کم کیا جائے۔ گزشتہ سیلابوں سے ایک اہم سبق ضلعی انتظامیہ کے فعال کردار کی اہمیت ہے۔ قدرتی آفات کے دوران ابتدائی چند گھنٹے فیصلہ کن ہوتے ہیں، اس لیے ڈپٹی کمشنرز، اسسٹنٹ کمشنرز اور متعلقہ اداروں کو واضح ذمہ داریاں دینا ضروری ہے تاکہ فوری فیصلے اور مؤثر کارروائی ممکن ہو سکے۔ ریسکیو 1122 اور دیگر ہنگامی اداروں کی استعداد کار میں اضافہ بھی تیاریوں کا اہم حصہ ہے۔ فلڈ ریسکیو آلات، کشتیوں، حفاظتی سامان، تربیت یافتہ عملے اور ہنگامی مشقوں کے ذریعے پانی میں گھرے افراد کے انخلا اور امدادی کارروائیوں کو زیادہ مؤثر بنایا جا سکتا ہے۔ شہری علاقوں میں اربن فلڈنگ ایک بڑا چیلنج ہے۔ شدید بارشوں کے دوران نکاسی آب کے نظام پر دباؤ کو کم کرنے کے لیے نالوں کی صفائی، ڈی واٹرنگ مشینری کی دستیابی اور حساس مقامات کی نگرانی ضروری ہے۔ اسی طرح متاثرہ علاقوں تک خوراک، صاف پانی، ادویات اور دیگر ضروری سامان کی بروقت فراہمی کے لیے بہتر رسد کا نظام بھی اہم ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کے بڑھتے اثرات کے پیش نظر مستقبل میں صرف ہنگامی اقدامات کافی نہیں ہوں گے۔ فلڈ ارلی وارننگ سسٹم، موسمیاتی مزاحمت رکھنے والا انفراسٹرکچر، مقامی اداروں کی استعداد کار اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال ناگزیر ہے۔ سیلاب 2026 کے لیے پنجاب حکومت کی تیاری دراصل گزشتہ تجربات سے سیکھنے اور انتظامی نظام کو مزید مؤثر بنانے کی کوشش ہے۔ قدرتی آفات کو مکمل

نئے انتظامی یونٹس کی ضرورت لیکن بھاری بھرکم حکومتوں سے نجات!

ڈاکٹر بلال ظفر

پاکستان میں گورننس، انتظامی اصلاحات اور ریاستی ڈھانچے کی بہتری پر بحث ایک بار پھر زور پکڑ رہی ہے۔ وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی کے حالیہ بیان نے اس اہم سوال کو دوبارہ قومی مکالمے کا حصہ بنا دیا ہے کہ کیا موجودہ انتظامی تقسیم پاکستان کے مسائل حل کرنے کے لیے کافی ہے۔ ان کا موقف ہے کہ موجودہ نظام عوام کو مؤثر سہولیات فراہم کرنے میں ناکام ہو چکا ہے اور نئے انتظامی یونٹس کے قیام پر سیاسی اتفاق رائے پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ پاکستان کا موجودہ انتظامی ڈھانچہ آبادی، شہری پھیلاؤ، معاشی سرگرمیوں اور عوامی ضروریات کے مقابلے میں فرسودہ ہو چکا ہے۔ 1947 میں موجود حالات، آبادی اور معاشی تقاضے آج سے بالکل مختلف تھے۔ آج پاکستان کی آبادی 25 کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے، بڑے شہر میگا سٹیز بن چکے ہیں، معاشی سرگرمیوں کا ارتکاز چند شہری مراکز میں ہے جبکہ کئی دور دراز علاقے ریاستی خدمات کے حصول میں مشکلات کا شکار ہیں۔ ایسے میں چند بڑے صوبوں کے ذریعے پورے ملک کو مؤثر انداز میں چلانا ایک بڑا انتظامی چیلنج بن چکا ہے۔ تاہم نئے صوبوں یا انتظامی یونٹس کا مقصد صرف نقشے پر نئی سرحدیں بنانا یا موجودہ صوبائی ڈھانچے کی نقل تیار کرنا نہیں ہونا چاہیے۔ پاکستان کو ایسے چھوٹے، مؤثر اور عوام دوست انتظامی یونٹس کی ضرورت ہے جو فیصلوں کو عوام کے قریب لے آئیں، نہ کہ مزید بھاری بھرکم بیوروکریسی، نئی وزارتیں، محکمے اور اخراجات کا بوجھ پیدا کریں۔ موجودہ صوبائی نظام کی ایک بڑی کمزوری یہ ہے کہ صوبوں نے بھی بڑی حد تک وہی مرکزی طرزِ حکمرانی اختیار کر لیا ہے جس پر کبھی وفاق پر تنقید کی جاتی تھی۔ آج صوبائی دارالحکومت طاقت، وسائل اور فیصلوں کے مراکز بن چکے ہیں، جبکہ اضلاع اور شہر اکثر محض انتظامی یونٹس بن کر رہ گئے ہیں۔ تعلیم، صحت، پانی، صفائی، شہری منصوبہ بندی، ٹرانسپورٹ اور دیگر بنیادی خدمات کے فیصلے اکثر مقامی سطح کے بجائے صوبائی سطح پر ہوتے ہیں، جس سے مسائل کے حل میں تاخیر اور جوابدہی کے فقدان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے پاکستان کو نئے انتظامی یونٹس کے ساتھ ساتھ ایک نئے حکومتی ماڈل کی ضرورت ہے۔ مستقبل کا انتظامی ڈھانچہ Local Government Structure یعنی کم لاگت، کم پیچیدگی اور زیادہ مؤثر حکومت پر مبنی ہونا چاہیے۔ نئے صوبے یا یونٹس بنائے جائیں تو ان کے لیے موجودہ صوبائی محکموں کی مکمل نقل نہ کی جائے بلکہ جدید ٹیکنالوجی، مشترکہ خدمات، ڈیجیٹل گورننس اور ادارہ جاتی اصلاحات کے ذریعے کم اخراجات میں بہتر نتائج حاصل کیے جائیں۔ لیکن نئے صوبوں کی بحث شروع کرنے سے پہلے پاکستان کی سیاسی جماعتوں کے درمیان ایک بنیادی قومی معاہدے کی ضرورت ہے جسے "چارٹر آف لوکل ڈیموکریسی" کہا جا سکتا ہے۔ اس چارٹر کے ذریعے تمام سیاسی جماعتیں اس بات پر متفق ہوں کہ مقامی حکومتیں جمہوری نظام کا لازمی ستون ہیں، انہیں مستقل آئینی تحفظ حاصل ہوگا، باقاعدگی سے انتخابات ہوں گے اور انہیں انتظامی و مالی اختیارات دیے جائیں گے۔ پاکستان میں بدقسمتی سے مقامی حکومتوں کا نظام ہمیشہ سیاسی مداخلت اور عدم تسلسل کا شکار رہا ہے۔ آئین کا آرٹیکل A-140 مقامی حکومتوں کے قیام کا تقاضا کرتا ہے مگر عملی طور پر اختیارات اور وسائل صوبائی سطح پر مرکوز رہے ہیں۔ جب تک شہروں، میونسپل اداروں اور ضلعی حکومتوں کو حقیقی اختیار نہیں دیا جائے گا، نئے صوبے بھی عوامی مسائل کا مکمل حل فراہم نہیں کر سکیں گے۔ ایک اہم اصلاح مالیاتی اختیارات کی تقسیم ہے۔ بڑے شہروں کا پاکستان کی معیشت میں کردار بہت زیادہ ہے مگر ان شہروں کو اپنی پیدا کردہ معاشی قدر کے مطابق وسائل نہیں ملتے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ وفاقی حکومت سے شہروں تک براہ راست مالی منتقلی کا ایک شفاف نظام قائم کیا جائے جس میں آبادی، معاشی پیداوار، ٹیکس وصولی میں کردار، شہری ضروریات، انفراسٹرکچر کے دباؤ اور ترقیاتی اشاریوں کو بنیاد بنایا جائے۔ جو شہر قومی معیشت میں زیادہ حصہ ڈال رہے ہیں انہیں اپنی ترقی کے لیے مناسب مالی وسائل بھی دستیاب ہونے چاہئیں۔ اسی طرح نئے انتظامی یونٹس کی تشکیل کے ساتھ مضبوط احتسابی نظام ناگزیر ہے۔ صرف اختیارات کی تقسیم کافی نہیں بلکہ ہر سطح پر جوابدہی کا مؤثر نظام ہونا چاہیے۔ صوبائی اور مقامی حکومتوں کے لیے آزاد آڈٹ، کارکردگی کی پیمائش، شہری نگرانی کے نظام اور شفاف ڈیٹا پر مبنی فیصلہ سازی ضروری ہے۔ اختیارات کے ساتھ احتساب نہ ہو تو چھوٹے یونٹس بھی بدعنوانی اور نااہلی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ ان تمام اصلاحات کے لیے ایک مستقل اور بااختیار نیشنل باؤنڈری کمیشن قائم کیا جا سکتا ہے، جو سیاسی دباؤ سے آزاد ہو کر ملک کی انتظامی ضروریات کا جائزہ لے۔ یہ کمیشن نئے صوبوں، انتظامی یونٹس اور بڑے شہروں کی حدود کے تعین، آبادی، معاشی صلاحیت، جغرافیائی حقائق اور انتظامی ضرورتوں کی بنیاد پر سفارشات پیش کرے۔ اس کا مقصد صرف صوبے بنانا نہیں بلکہ ایک ایسا متوازن انتظامی نقشہ تشکیل دینا ہو جس سے ریاستی خدمات عوام تک بہتر انداز میں پہنچ سکیں۔ پاکستان کو آج ایک ایسے انتظامی انقلاب کی ضرورت ہے جو صرف صوبوں کی تعداد بڑھانے تک محدود نہ ہو بلکہ حکمرانی کے پورے فلسفے کو تبدیل کرے۔ مستقبل کا پاکستان نہ تو چند بڑے اور طاقتور مراکز کے ذریعے چل سکتا ہے اور نہ ہی غیر ضروری طور پر پھیلی ہوئی بیوروکریسی کے ذریعے۔ ضرورت ایک ایسے نظام کی ہے جہاں وفاق قومی پالیسی، صوبے علاقائی منصوبہ بندی اور مقامی حکومتیں شہری خدمات کی اصل ذمہ داری سنبھالیں۔ نئے انتظامی یونٹس، مضبوط مقامی حکومتیں، مالیاتی خودمختاری، شفاف احتساب اور کم لاگت حکومتی ڈھانچہ ہی وہ راستہ ہے جو پاکستان کو زیادہ مؤثر، جوابدہ اور عوامی ریاست بنا سکتا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ سیاسی اختلافات سے بالاتر ہو کر پاکستان کے مستقبل کے انتظامی ڈھانچے پر ایک سنجیدہ قومی اتفاق رائے پیدا کیا جائے۔

فہرست

1 پنجاب حکومت کی سیلاب 2026 سے نمٹنے کی تیاری
2 ایڈیٹوریل
3 ڈنمارک میں مقامی حکومتوں کا نظام
4 اسلام آباد میں بلدیاتی انتخابات کے لیے الیکشن کمیشن نے حلقہ بندی کا شیڈول جاری
5 پنجاب میں 75 دن میں 129,1 سڑکیں مکمل
6 35 سال بعد میر محمد بلوچ واٹر پمپنگ اسٹیشن بحال
7 لاہور کے لکھوڈیر ویسٹ ٹو انرجی منصوبے کی فزیبلٹی مکمل ہونے کا امکان
8 سندھ میں ایچ آئی وی کے بڑھتے کیسز
9 ماہرین کا موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے مسلسل شجرکاری مہم تیز کرنے پر زور
10 میو ہسپتال لاہور میں 23.2 کروڑ روپے مالیت کی کرپشن
11 7 سالہ بچے کے لرزہ خیز قتل کا معمہ حل
12 کراچی کے مستقبل پر قومی مکالمہ

پنجاب حکومت کی سیلاب 2026 سے نمٹنے کی تیاری

بقیہ صفحہ نمبر 1

شیخوپورہ، مریدکے، فیروزوالا اور دیگر علاقوں میں متاثرہ خاندانوں کو خوراک، صاف پانی، ادویات، راشن بیگز، تیار کھانا، مویشیوں کے لیے چارہ اور دیگر ضروری سامان فراہم کیا گیا۔ ریسکیو ٹیموں نے کشتیوں کے ذریعے پانی میں گھرے شہریوں تک رسائی حاصل کی اور انہیں محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے اقدامات کیے۔ حکومت کی کوشش رہی کہ کوئی بھی متاثرہ خاندان خود کو بے یار و مددگار محسوس نہ کرے۔ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف کی قیادت کا نمایاں پہلو یہ رہا کہ انہوں نے سیلابی صورتحال کو صرف انتظامی معاملہ نہیں سمجھا بلکہ اسے عوامی تحفظ اور حکومتی ذمہ داری کے طور پر ترجیح دی۔ انہوں نے متعلقہ اداروں کے اجلاسوں میں صورتحال کا جائزہ لیا، افسران کو بروقت اقدامات کی ہدایات دیں اور امدادی سرگرمیوں کی نگرانی جاری رکھی۔ ان کی ہدایات کے تحت امدادی سامان کی شفاف تقسیم، متاثرہ علاقوں میں فوری رسائی اور شہریوں کو بنیادی سہولیات کی فراہمی پر خصوصی توجہ دی گئی۔ پنجاب حکومت کی 2026 مون سون حکمت عملی کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ اس نے قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے صرف ہنگامی ردعمل کے بجائے پیشگی منصوبہ بندی کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اداروں کی استعداد کار میں اضافہ، جدید ٹیکنالوجی کا استعمال، فلڈ مانیٹرنگ اور عوامی آگاہی جیسے اقدامات مستقبل میں بھی سیلابی خطرات کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ تاہم موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث مستقبل میں سیلابی خطرات مزید پیچیدہ ہو سکتے ہیں۔ بڑھتی ہوئی آبادی، شہری پھیلاؤ، نکاسی آب کے پرانے نظام اور ماحولیاتی تبدیلیاں مستقل چیلنجز ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ فلڈ ارلی وارننگ سسٹم کو مزید جدید بنایا جائے، موسمیاتی مزاحمت رکھنے والے انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری کی جائے، مقامی کمیونٹیز کو تربیت دی جائے اور جدید ٹیکنالوجی جیسے GIS، ڈرون مانیٹرنگ اور ڈیٹا بیسڈ فیصلہ سازی کو مزید فروغ دیا جائے۔ مجموعی طور پر پنجاب حکومت کی 2026 کے مون سون کے لیے تیاری اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے مضبوط ادارے، بروقت فیصلے اور فعال قیادت بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف کی نگرانی میں حکومت نے پیشگی تیاری، فوری امدادی کارروائیوں اور ادارہ جاتی رابطہ کاری کو ترجیح دی، جس کا مقصد نہ صرف سیلابی نقصانات کو کم کرنا ہے بلکہ ایک ایسے پنجاب کی بنیاد رکھنا بھی ہے جو مستقبل کے موسمیاتی چیلنجز کا زیادہ مؤثر انداز میں مقابلہ کر سکے۔

خیبر پختونخوا سٹیز امپروومنٹ پروجیکٹ

بقیہ صفحہ نمبر 1

سالڈ ویسٹ مینجمنٹ KPCIP کا ایک اور اہم شعبہ ہے، کیونکہ صاف ستھرے شہر صحت مند معاشرے کی بنیاد ہوتے ہیں۔ منصوبے کے تحت کچرے کی جمع آوری، منتقلی اور تلفی کے نظام کو بہتر بنانے، صفائی کے عمل کو زیادہ مؤثر بنانے اور شہری ماحول کو آلودگی سے محفوظ رکھنے کے اقدامات شامل ہیں۔ بہتر ویسٹ مینجمنٹ نظام سے نہ صرف شہری خوبصورتی میں اضافہ ہوگا بلکہ بیماریوں کے پھیلاؤ میں کمی اور ماحول کے تحفظ میں بھی مدد ملے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ شہری علاقوں میں گرین انفراسٹرکچر، پارکس، عوامی مقامات اور ماحول دوست منصوبہ بندی پر بھی توجہ دی جا رہی ہے تاکہ شہریوں کو زیادہ بہتر اور صحت مند ماحول فراہم کیا جا سکے۔ KPCIP کی ایک نمایاں خصوصیت ادارہ جاتی اصلاحات اور بہتر شہری حکمرانی ہے۔ ماضی میں شہری ترقیاتی منصوبوں میں ایک بڑا مسئلہ یہ رہا ہے کہ انفراسٹرکچر تو تعمیر کر دیا جاتا ہے لیکن اس کی دیکھ بھال اور مؤثر آپریشن کے لیے ادارہ جاتی نظام مضبوط نہیں ہوتا۔ KPCIP کے تحت واٹر اینڈ سینیٹیشن سروسز کمپنیز (WSSCs) اور دیگر متعلقہ شہری اداروں کی استعداد کار بڑھانے، انتظامی صلاحیت بہتر بنانے اور سروس ڈیلیوری کے معیار کو بلند کرنے پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ مضبوط ادارے ہی اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ شہری سہولیات طویل مدت تک مؤثر انداز میں جاری رہیں۔ KPCIP سماجی شمولیت کو فروغ دیتے ہوئے خواتین، بچوں، بزرگوں اور خصوصی افراد سمیت تمام شہریوں کے لیے محفوظ اور بہتر سہولیات کی فراہمی پر توجہ دیتا ہے۔ جدید شہری انفراسٹرکچر نہ صرف معیارِ زندگی بہتر بناتا ہے بلکہ کاروبار، سرمایہ کاری، سیاحت اور روزگار کے مواقع بڑھا کر صوبے کی معاشی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ منصوبے کی کامیابی کا انحصار تعمیر شدہ انفراسٹرکچر کی پائیدار دیکھ بھال، مقامی اداروں کی استعداد کار، شفاف عملدرآمد اور مؤثر نگرانی پر ہے۔ اس کے ساتھ عوامی شمولیت، مضبوط شکایتی نظام اور مستقبل میں منصوبے کو دیگر شہروں تک توسیع دینا بھی ضروری ہوگا تاکہ شہریوں کو طویل مدت تک معیاری خدمات فراہم کی جا سکیں۔ خیبر پختونخوا سٹیز امپروومنٹ پروجیکٹ صوبے کے شہری مستقبل کے لیے ایک جامع اقدام ہے، جو پانی، صفائی، نکاسی آب، ماحولیاتی تحفظ، بہتر شہری حکمرانی اور پائیدار ترقی کو یکجا کرتا ہے۔ شفاف اور مؤثر عمل درآمد کے ذریعے یہ منصوبہ خیبر پختونخوا میں جدید، صاف، محفوظ، ماحول دوست اور شہریوں کے لیے بہتر معیارِ زندگی فراہم کرنے والے شہروں کی بنیاد رکھ سکتا ہے۔

ڈنمارک میں مقامی حکومتوں کا نظام

مضبوط مقامی جمہوریت، فلاحی ریاست اور عوامی خودمختاری کا کامیاب ماڈل

ڈاکٹر بلال ظفر

دنیا بھر میں اگر موثر، شفاف اور عوام دوست مقامی حکومتوں کی مثال دی جائے تو ڈنمارک کا نام ہمیشہ نمایاں ممالک میں شامل ہوتا ہے۔ یہ شمالی یورپ کا ایک نسبتاً چھوٹا ملک ہے مگر اس کا مقامی حکومتوں کا نظام انتظامی خودمختاری، مالیاتی استحکام، عوامی شمولیت اور موثر خدمات کی فراہمی کے حوالے سے ایک عالمی معیار تصور کیا جاتا ہے۔ ڈنمارک کی فلاحی ریاست کی کامیابی کا سب سے مضبوط ستون اس کی مقامی حکومتیں ہیں، کیونکہ شہریوں کی روزمرہ زندگی سے متعلق بیشتر خدمات قومی حکومت کے بجائے بلدیاتی اداروں کے ذریعے فراہم کی جاتی ہیں۔ تعلیم، صحت، بزرگوں کی نگہداشت، سماجی بہبود، روزگار، ماحولیات، شہری منصوبہ بندی اور مقامی انفراسٹرکچر جیسے اہم شعبے براہ راست مقامی حکومتوں کی ذمہ داری ہیں۔

آئینی بنیاد اور تاریخی ارتقاء

ڈنمارک میں مقامی حکمرانی کا تصور محض ایک انتظامی روایت نہیں بلکہ آئینی تحفظ بھی رکھتا ہے۔ ڈنمارک کے آئین کے آرٹیکل 82 کے تحت مقامی حکومتوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے معاملات خود چلائیں، اور یہی آئینی ضمانت انہیں ایک مضبوط، مستحکم اور بااختیار نظام فراہم کرتی ہے۔ اس اصول کے مطابق مرکزی حکومت قومی سطح پر قانون سازی اور پالیسی سازی کی ذمہ دار ہے، جبکہ تعلیم، سماجی بہبود، شہری منصوبہ بندی اور دیگر بنیادی عوامی خدمات کی فراہمی کا وسیع اختیار مقامی حکومتوں کو منتقل کیا جا چکا ہے۔ ڈنمارک کا موجودہ مقامی حکومتی ڈھانچہ کئی صدیوں پر محیط ارتقائی عمل کا نتیجہ ہے، تاہم اس کی موجودہ شکل 2007 کی تاریخی بلدیاتی اصلاحات کے بعد وجود میں آئی، جب ملک میں موجود 270 میونسپلٹیز اور 13 کاؤنٹیز کو از سر نو منظم کرتے ہوئے انتظامی اخراجات میں کمی، عوامی خدمات کے معیار میں بہتری اور مقامی اداروں کی مالی و انتظامی استعداد بڑھانے کے مقصد سے چھوٹی بلدیاتی اکائیوں کو ضم کر کے ان کی تعداد 98 میونسپلٹیز تک محدود کر دی گئی اور کاؤنٹیز کی جگہ 5 ریجنز قائم کیے گئے۔ ان اصلاحات کے تحت بڑی میونسپلٹیز کو وسیع اختیارات، بہتر مالی وسائل اور زیادہ انتظامی ذمہ داریاں سونپی گئیں تاکہ وہ عوامی خدمات زیادہ موثر انداز میں انجام دے سکیں، جبکہ ریجنز کی ذمہ داریوں کو بنیادی طور پر صحت کے شعبے، سرکاری اسپتالوں اور علاقائی صحت کی منصوبہ بندی تک محدود رکھا گیا۔ یہی اصلاحات آج ڈنمارک کے جدید، موثر، غیر مرکزی اور بااختیار مقامی حکومتی نظام کی بنیاد سمجھی جاتی ہیں۔

موجودہ مقامی حکومتوں کی ساخت

ڈنمارک کا موجودہ مقامی حکومتی نظام ایک مضبوط، موثر اور انتہائی غیر مرکزی (Decentralized) دو سطحی انتظامی ڈھانچے پر مبنی ہے، جس میں اختیارات اور ذمہ داریوں کو واضح طور پر مقامی اور علاقائی سطح پر تقسیم کیا گیا ہے۔ اس نظام کی پہلی سطح 98 میونسپلٹیز (Kommuner) پر مشتمل ہے، جو منتخب میونسپل کونسلوں کے ذریعے چلائی جاتی ہیں اور تعلیم، سماجی بہبود، بچوں اور بزرگوں کی دیکھ بھال، روزگار، ماحولیات، مقامی انفراسٹرکچر، شہری منصوبہ بندی، ثقافتی سرگرمیوں اور دیگر بنیادی عوامی خدمات کی فراہمی کی ذمہ دار ہیں۔ میونسپل حکومتوں کو مقامی ٹیکس عائد کرنے، بجٹ سازی اور مالی منصوبہ بندی کا اختیار بھی حاصل ہے، جس کی بدولت وہ مرکزی حکومت پر مکمل انحصار کیے بغیر مقامی ضروریات کے مطابق خدمات فراہم کرتی ہیں، اسی لیے ڈنمارک میں شہریوں کی روزمرہ زندگی سے متعلق زیادہ تر سرکاری خدمات مقامی حکومتوں کے ذریعے انجام دی جاتی ہیں۔ دوسری سطح پانچ ریجنز پر مشتمل ہے، جن کی بنیادی ذمہ داری صحت کے شعبے، سرکاری اسپتالوں، خصوصی طبی خدمات اور علاقائی صحت کی منصوبہ بندی کا انتظام ہے۔ ریجنز کو مقامی ٹیکس عائد کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہوتا بلکہ ان کی مالی ضروریات مرکزی حکومت اور میونسپل حکومتوں کی جانب سے فراہم کیے جانے والے فنڈز سے پوری کی جاتی ہیں۔ حکومت نے صحت کے نظام کو مزید موثر، مربوط اور مالی طور پر مستحکم بنانے کے لیے اعلان کیا ہے کہ یکم جنوری 2027 سے Capital Region اور Zealand Region کو ضم کر کے نیا

قائم کیا جائے گا، جس کے بعد ریجنز کی تعداد پانچ سے کم ہو کر چار رہ جائے گی، جبکہ اس اصلاحات کا مقصد صحت کی خدمات میں بہتر ہم آہنگی، انتظامی اخراجات میں کمی، وسائل کا موثر استعمال اور ملک بھر میں یکساں معیاری طبی سہولیات کی فراہمی ہے۔ ڈنمارک میں میونسپل کونسلوں کی ساخت بھی آبادی اور انتظامی ضروریات کے مطابق مختلف ہوتی ہے، جہاں قانون کے تحت نشستوں کی تعداد ہمیشہ طاق رکھی جاتی ہے اور عام طور پر 9، 11، 13، 17، 21، 25 یا 31 ارکان پر مشتمل کونسلیں قائم کی جاتی ہیں، جبکہ دارالحکومت کوپن ہیگن کی میونسپل کونسل 55 منتخب ارکان پر مشتمل ملک کی سب سے بڑی مقامی منتخب کونسل ہے۔ ہر میونسپل کونسل اپنے ارکان میں سے میئر منتخب کرتی ہے اور بجٹ، ترقیاتی منصوبوں، عوامی خدمات اور انتظامی امور سے متعلق فیصلے اجتماعی طور پر کرتی ہے، جبکہ ہر ریجنل کونسل میں 41 منتخب ارکان ہوتے ہیں، تاہم 2027 میں قائم ہونے والے نئے کی ریجنل کونسل میں 47 ارکان ہوں گے تاکہ وسیع جغرافیائی حدود اور زیادہ آبادی کی موثر نمائندگی کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس طرح ڈنمارک کا مقامی حکومتی ڈھانچہ موثر نمائندگی، مالی خودمختاری، انتظامی کارکردگی اور عوامی خدمات کی بہتر فراہمی کے اصولوں پر استوار ہے، جو مقامی جمہوریت کو مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

مقامی انتخابات

ڈنمارک میں مقامی حکومتوں کے انتخابات باقاعدگی سے ہر چار سال بعد نومبر کے تیسرے منگل کو منعقد ہوتے ہیں، جو مقامی جمہوریت، عوامی نمائندگی اور انتظامی تسلسل کو یقینی بنانے کا اہم ذریعہ ہیں۔ تازہ ترین بلدیاتی انتخابات 18 نومبر 2025 کو منعقد ہوئے، جن میں ووٹروں نے ایک ہی روز میونسپل کونسل اور ریجنل کونسل دونوں کے لیے اپنے نمائندوں کا انتخاب کیا، جس سے انتخابی اخراجات میں کمی اور مقامی و علاقائی سطح پر جمہوری نمائندگی کا عمل بیک وقت مکمل ہوا۔ میونسپل کونسلیں مقامی خدمات، ترقیاتی منصوبوں اور انتظامی امور کی نگرانی کرتی ہیں، جبکہ ریجنل کونسلیں بنیادی طور پر صحت کے شعبے، سرکاری اسپتالوں اور علاقائی طبی خدمات کی منصوبہ بندی اور انتظام کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔ یہ انتخابات متناسب نمائندگی کے نظام کے تحت منعقد ہوتے ہیں، جس میں نشستوں کی تقسیم ڈی ہونٹ (d'Hondt) فارمولے کے مطابق کی جاتی ہے، جبکہ سیاسی جماعتیں، مقامی ووٹر گروپس اور آزاد امیدوار انتخابات میں حصہ لے سکتے ہیں اور جماعتیں انتخابی اتحاد بھی قائم کر سکتی ہیں۔ ووٹر اپنی پسندیدہ جماعت کے ساتھ کسی مخصوص امیدوار کو بھی ذاتی ووٹ دے سکتے ہیں، جس سے نمائندوں کے انتخاب میں عوام کا براہ راست کردار مزید مضبوط ہوتا ہے۔ 18 نومبر 2025 کے انتخابات نے ڈنمارک کی سیاست میں ایک اہم تبدیلی کی نشاندہی کی، جہاں ایک صدی سے زائد عرصے تک دارالحکومت کوپن ہیگن پر حکمرانی کرنے والی سوشل ڈیموکریٹ پارٹی اپنی اکثریت برقرار نہ رکھ سکی، جبکہ سوشلسٹ پیپلز پارٹی (SF) اور ریڈ-گرین الائنس نے مل کر نئی اکثریت قائم کی اور SF کی رہنما سیسے میری ویلنگ (WellingMarieSisse) کوپن ہیگن کی نئی لارڈ میئر منتخب ہوئیں، جبکہ دوسری جانب دیہی علاقوں میں لبرل پارٹی (Venstre) نے سب سے زیادہ میئر منتخب کروائے، جو شہری اور دیہی ووٹرز کی مختلف سیاسی ترجیحات کی عکاسی کرتا ہے۔

میونسپل حکومتوں کے اختیارات اور ذمہ داریاں

ڈنمارک میں میونسپل حکومتیں محض صفائی، سڑکوں اور شہری انتظام تک محدود نہیں بلکہ فلاحی ریاست کا بنیادی ستون سمجھی جاتی ہیں، کیونکہ شہریوں کی روزمرہ زندگی سے متعلق بیشتر عوامی خدمات انہی کے ذریعے فراہم کی جاتی ہیں۔ میونسپل حکومتیں سرکاری اسکولوں، ڈے کیئر سینٹرز، پری اسکول اور بعد از اسکول سرگرمیوں کا انتظام، اساتذہ کی تقرری، تعلیمی بجٹ اور مقامی تعلیمی منصوبہ بندی انجام دیتی ہیں، جبکہ بزرگوں کی نگہداشت گھروں پر طبی و سماجی خدمات، نرسنگ ہومز، بحالی مراکز، بے روزگار افراد، معذور شہریوں، کم آمدنی والے خاندانوں اور دیگر ضرورت مند طبقات کی سماجی بہبود، روزگار مراکز، پیشہ ورانہ تربیت، جاب کونسلنگ، تارکین وطن کے انضمام اور زبان کی تعلیم بھی ان کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ شہری منصوبہ بندی، رہائشی اسکیمیں، زوننگ، مقامی ٹرانسپورٹ، پارکس، سائیکل ٹریکس، پیدل راستے، ماحولیات کے تحفظ اور مقامی ماحولیاتی حکمت عملیوں کی تشکیل بھی میونسپل حکومتوں کے دائرہ اختیار میں آتی ہے، جن میں Sønderborg Municipality کا Project Zero عالمی سطح پر کاربن نیوٹرل مستقبل کی ایک نمایاں مثال ہے۔ لائبریریوں، عجائب گھروں، کھیلوں کے میدانوں، کمیونٹی سینٹرز، نوجوانوں کی سرگرمیوں اور ثقافتی تقریبات کے فروغ میں بھی میونسپل حکومتیں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ڈنمارک کی میونسپل حکومتوں کی ایک نمایاں خصوصیت ان کی مالی خودمختاری ہے کیونکہ انہیں مقامی انکم ٹیکس اور بعض جائیداد سے متعلق ٹیکس عائد کرنے، اپنا سالانہ بجٹ خود تیار کرنے اور مقامی ضروریات کے مطابق وسائل استعمال کرنے کا اختیار حاصل ہے، جبکہ ملک میں مالی مساوات کا موثر نظام بھی موجود ہے تاکہ کم وسائل رکھنے والی میونسپلٹیز بھی یکساں معیار کی عوامی خدمات فراہم کر سکیں۔ اس کے برعکس ریجنز کے اختیارات محدود اور خصوصی نوعیت کے ہیں اور ان کی بنیادی ذمہ داری صحت کے شعبے، سرکاری اسپتالوں، خصوصی طبی خدمات، علاقائی صحت کی منصوبہ بندی اور بعض ترقیاتی امور کی نگرانی ہے۔ ریجنز کو ٹیکس عائد کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہوتا بلکہ ان کی مالی ضروریات مرکزی حکومت اور میونسپل حکومتوں کی جانب سے فراہم کیے جانے والے فنڈز سے پوری کی جاتی ہیں، جس سے ملک بھر میں صحت کی خدمات کا یکساں اور موثر نظام برقرار رکھا جاتا ہے۔

مقامی حکومتوں کی ایسوسی ایشن

ڈنمارک کی تمام 98 میونسپل حکومتوں کی نمائندہ تنظیم Local Government Denmark (KL) ہے، جو مقامی حکومتوں کے مشترکہ مفادات کا تحفظ، مرکزی حکومت سے مذاکرات، پالیسی سازی میں معاونت اور تربیت، تحقیق و مشاورتی خدمات فراہم کرتی ہے۔ حالیہ برسوں میں KL نے تعلیم، بزرگوں کی نگہداشت، صحت اور مقامی فلاحی خدمات سے متعلق قومی اصلاحات کے موثر نفاذ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

ڈنمارک کے نظام کی نمایاں خصوصیات

ڈنمارک کا مقامی حکومتی نظام دنیا کے کامیاب ترین بلدیاتی ماڈلز میں شمار ہوتا ہے، جس کی بنیاد آئینی تحفظ یافتہ مقامی خود حکمرانی، مضبوط مالی خودمختاری، موثر دو سطحی انتظامی ڈھانچے اور عوامی شمولیت پر استوار ہے۔ مقامی حکومتوں کو ٹیکس وصول کرنے، اپنے بجٹ کی منصوبہ بندی کرنے اور شہریوں کو تعلیم، صحت، سماجی بہبود، انفراسٹرکچر اور دیگر بنیادی خدمات براہ راست فراہم کرنے کے وسیع اختیارات حاصل ہیں۔ شفاف متناسب انتخابی نظام، مرکزی اور مقامی حکومتوں کے درمیان اختیارات کی واضح تقسیم اور مسلسل اصلاحات کا عمل اس نظام کو مزید مضبوط بناتا ہے، جبکہ فلاحی ریاست کے بیشتر پروگرام بھی مقامی حکومتوں کے ذریعے نافذ کیے جاتے ہیں۔

ڈنمارک کا تجربہ ثابت کرتا ہے کہ مضبوط مقامی حکومتیں قومی ترقی، بہتر طرز حکمرانی اور پائیدار جمہوریت کی بنیاد ہوتی ہیں۔ پاکستان جیسے ممالک کے لیے اس ماڈل سے اہم اسباق حاصل کیے جا سکتے ہیں، جن میں مقامی حکومتوں کو آئینی تحفظ، مالی خودمختاری، اختیارات اور وسائل کی حقیقی نچلی سطح تک منتقلی، موثر احتساب، عوامی شمولیت اور پیشہ ورانہ بلدیاتی انتظام شامل ہیں۔ اگر مقامی حکومتوں کو حقیقی معنوں میں بااختیار بنایا جائے تو وہ نہ صرف عوامی خدمات کے معیار کو بہتر بنا سکتی ہیں بلکہ جمہوری استحکام، سماجی انصاف اور پائیدار مقامی ترقی میں بھی کلیدی کردار ادا کر سکتی ہیں۔ ڈنمارک کا ماڈل اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ مضبوط مقامی ادارے ہی ایک موثر، جوابدہ اور عوام دوست ریاست کی بنیاد ہوتے ہیں۔

> ڈنمارک کا ماڈل ان ممالک کے لیے ایک قابلِ تقلید مثال ہے، جو اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی، بہتر طرزِ حکمرانی اور عوامی خدمت پر مبنی مقامی

اسلام آباد میں طویل عرصے سے مؤخر بلدیاتی انتخابات کے لیے الیکشن کمیشن نے حلقہ بندی کا شیڈول جاری کر دیا

اسلام آباد

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے اسلام آباد میں طویل عرصے سے التوا کا شکار بلدیاتی انتخابات کے لیے حلقہ بندیوں کا شیڈول جاری کر دیا ہے، جس سے انتخابی عمل دوبارہ شروع ہونے کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔ الیکشن کمیشن کے جاری کردہ شیڈول کے مطابق نقشوں اور متعلقہ ڈیٹا کے حصول سمیت انتظامی امور 22 جولائی سے 31 جولائی تک مکمل کیے جائیں گے، جبکہ حلقہ بندی کا عمل 13 اکتوبر کو حتمی حلقہ جات اور یونین کونسلز کی فہرستوں کی اشاعت کے ساتھ مکمل ہوگا۔ اس کے بعد بلدیاتی انتخابات کا شیڈول جاری کیا جائے گا۔ اسلام آباد کی سابق بلدیاتی حکومت کی مدت اعلانات کیے، تاہم بعد میں مقامی حکومت کے نظام کو بہتر بنانے کے نام پر انتخابات ملتوی کر دیے گئے۔ جنوری 2026 میں صدر آصف علی زرداری نے اسلام آباد لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2015 میں ترامیم سے متعلق آرڈیننس کی منظوری دی۔ اس آرڈیننس کے تحت میٹروپولیٹن کارپوریشن اسلام

مطابق بلدیاتی حکومت کے قیام تک ایڈمنسٹریٹر عہدے پر برقرار رہ سکے گا جبکہ اسے ٹیکس، فیس، ریٹ، کرایہ، ٹول اور سرچارج عائد کرنے کے اختیارات بھی دیے گئے۔ نئے نظام کے تحت اسلام آباد میں تین ٹاؤن کارپوریشنز قائم کی جائیں گی، جن کی حدود بڑی حد تک قومی اسمبلی کے تین حلقوں کے مطابق ہوں گی۔ کرتے ہوئے کہا تھا کہ ترامیم کا مقصد اسلام آباد میں بہتر بلدیاتی نظام قائم کرنا ہے اور مسلم لیگ (ن) انتخابات میں کامیابی حاصل کرے گی۔ اسلام آباد میں بلدیاتی انتخابات میں تاخیر کا سلسلہ 2021 سے جاری ہے۔ سابق بلدیاتی حکومت کی مدت ختم ہونے کے بعد آئینی طور پر 120 دن کے اندر انتخابات ہونا تھے، تاہم ایسا نہ ہو سکا۔ پاکستان ڈیموکریٹک موومنٹ (PDM) حکومت کے دور میں بھی یونین کونسلز کی تعداد پر اختلافات کے باعث انتخابات تاخیر کا شکار رہے۔ ابتدا میں 50 یونین کونسلز میں انتخابات کا فیصلہ کیا گیا، بعد میں تعداد بڑھا کر 101 اور پھر 125 یونین کونسلز کر دی گئی۔ جب 125

فروری 2021 میں ختم ہو گئی تھی، تاہم اس کے بعد مختلف وجوہات اور قانونی ترامیم کے باعث انتخابات مسلسل مؤخر ہوتے رہے۔ منتخب مقامی نمائندے نہ ہونے کے باعث اسلام آباد کے تقریباً 25 لاکھ شہری پانی کی قلت، خراب سڑکوں اور دیگر شہری مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران مختلف حکومتوں نے اسلام آباد میں بلدیاتی انتخابات کرانے کے آباد (MCI) کی جگہ تین ٹاؤن کارپوریشنز بنانے، حکومت کے مقرر کردہ ایڈمنسٹریٹر کے اختیارات بڑھانے اور اس کی مدت کو غیر معینہ بنانے کی شقیں شامل کی گئیں۔ یہ ترامیم اس وقت سامنے آئیں جب اسلام آباد میں بلدیاتی انتخابات 15 فروری کو ہونے والے تھے اور تمام 125 یونین کونسلز سے ہزاروں امیدوار کاغذات نامزدگی جمع کرا چکے تھے۔ نئے آرڈیننس کے

سیاسی اختلافات

فروری 2026 میں الیکشن کمیشن کی جانب سے انتخابات کا شیڈول جاری کیے جانے کے بعد تحریک انصاف کے اسلام آباد چیپٹر نے الزام عائد کیا تھا کہ حکومت شکست کے خوف سے انتخابات سے فرار کا راستہ اختیار کرے گی۔ تاہم مسلم لیگ (ن) کے سابق ڈپٹی میئر سید ذیشان علی نقوی نے اس الزام کو مسترد یونین کونسلز کی بنیاد پر انتخابات کی تیاریاں مکمل ہوئیں تو جنرل نشستوں میں اضافے اور اسلام آباد کے بلدیاتی ڈھانچے میں تبدیلی کے باعث عمل دوبارہ رک گیا۔ اب الیکشن کمیشن کی جانب سے نئی حلقہ بندیوں کا شیڈول جاری کر دیا گیا ہے، تاہم یہ دیکھنا باقی ہے کہ انتخابات واقعی انہی حلقہ بندیوں کی بنیاد پر منعقد ہو پاتے ہیں یا نہیں۔

حکومت پنجاب نے جنوبی پنجاب سیکریٹریٹ میں ڈپٹی سیکریٹریز کی مزید 9 آسامیاں ختم کر دیں

لاہور

حکومت پنجاب نے جنوبی پنجاب سیکریٹریٹ میں گریڈ 18 کے ڈپٹی سیکریٹریز کی مزید 9 آسامیاں ختم کر دی ہیں، جس پر ناقدین نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اس اقدام سے جنوبی پنجاب سیکریٹریٹ کی انتظامی خودمختاری مزید کمزور ہو جائے گی۔ محکمہ خزانہ پنجاب کی جانب سے 22 جولائی کو جاری کیے گئے نوٹیفکیشن کے مطابق ختم کی جانے والی آسامیوں میں لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ اور فنانس محکموں میں دو، دو ڈپٹی طور پر ختم کر دی گئی ہیں۔ یہ فیصلہ گزشتہ دو برسوں سے جاری انتظامی تنظیم نو کے سلسلے کی ایک کڑی قرار دیا جا رہا ہے۔ مئی 2024 میں حکومت پنجاب نے جنوبی پنجاب کے لیے 10 اسپیشل سیکریٹریز کی آسامیاں تو تخلیق کیں، تاہم اسی دوران جنوبی پنجاب سیکریٹریٹ کے خودمختار محکموں کی تعداد بھی کم کر دی گئی۔ جنوبی پنجاب سیکریٹریٹ کے بعض حکام نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ مسلسل انتظامی تبدیلیوں کے باعث اختیارات دوبارہ لاہور منتقل ہو رہے ہیں، جس سے سیکریٹریٹ کی عملی خودمختاری متاثر ہو رہی ہے۔ اس پنجاب میں خدمات انجام دینے والے سینئر افسران کے لیے دی جانے والی خصوصی ری لوکیشن الاؤنس بھی واپس لے لیا گیا تھا، جس کے باعث حکام کے مطابق افسران کی حوصلہ شکنی ہوئی اور جنوبی پنجاب میں تعیناتی کی کشش کم ہوئی۔ جنوبی پنجاب سیکریٹریٹ کا قیام 2020 میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے ملتان اور بہاولپور میں ہیڈکوارٹرز

سیکریٹری، سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ (S&GAD) میں چار، جبکہ لاء اینڈ پارلیمانی امور کے محکمے میں ایک ڈپٹی سیکریٹری کی آسامی شامل ہے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق یہ تمام آسامیاں مالی سال 27-2026 کے دوران فوری سے قبل حکومت نے لاہور میں تعینات آٹھ صوبائی سیکریٹریز کو جنوبی پنجاب کے متعلقہ محکموں کا اضافی چارج بھی دے دیا تھا، جسے انتظامی اختیارات کی مرکزیت اور ملتان و بہاولپور میں قائم سیکریٹریٹ کے کردار میں کمی کے طور پر دیکھا گیا۔ اسی طرح اکتوبر 2023 میں جنوبی کے ساتھ کیا تھا۔ اس کا مقصد اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی اور ملتان، بہاولپور اور ڈیرہ غازی خان ڈویژن کے شہریوں کو لاہور جانے کے بجائے مقامی سطح پر سرکاری خدمات فراہم کرنا تھا۔ اس منصوبے کو جنوبی پنجاب کے لیے انتظامی خودمختاری کی جانب پہلا اہم قدم قرار دیا گیا تھا۔ تاہم ناقدین کا کہنا ہے کہ ڈپٹی سیکریٹریز کی مزید نو آسامیاں ختم ہونے کے بعد جنوبی پنجاب سیکریٹریٹ کی انتظامی استعداد مسلسل کمزور ہو رہی ہے، جس سے خطے کو حقیقی اختیارات کی منتقلی کا مقصد مزید دور ہوتا جا رہا ہے۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان کا خیبر پختونخوا بلدیاتی قانون میں ترامیم پر اعتراض، بلدیاتی انتخابات میں تاخیر کا خدشہ

اسلام آباد

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ (ترمیمی) بل 2026 پر اعتراضات اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ حالیہ ترامیم آئینی اختیارات سے متصادم ہیں اور ان کے باعث صوبے میں بلدیاتی انتخابات مزید تاخیر کا شکار ہو سکتے ہیں۔ الیکشن کمیشن نے جمعرات کو خیبر پختونخوا کے چیف سیکریٹری کو ارسال کیے گئے خط میں اس ترمیمی بل کا حوالہ دیا، جسے صوبائی اسمبلی نے 6 جولائی کو منظور کیا تھا جبکہ 16 جولائی کو گورنر خیبر پختونخوا نے اس کی منظوری دی۔ ای سی پی کے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل (لوکل گورنمنٹ الیکشنز) چوہدری ندیم قاسم کے دستخطوں سے جاری ہونے والے خط میں خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کی دفعہ 6(5)(e) میں کی گئی ترامیم پر تحفظات کا اظہار کیا گیا ہے۔ ترمیم کے مطابق ہر ضلع میں گاؤں اور محلہ کونسل کی آبادی 30 ہزار سے 40 ہزار کے درمیان ہوگی، جس میں 10 فیصد تک گنجائش رکھی گئی ہے اور اس کا تعین ڈیجیٹل مردم شماری 2023 کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ ترمیم میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مخصوص حالات میں الیکشن کمیشن حکومت سے مشاورت کے بعد اس شرط میں نرمی کر سکتا ہے۔ الیکشن کمیشن نے مؤقف اختیار کیا ہے کہ یہ ترمیم آئین کے آرٹیکل 222(b) اور الیکشن ایکٹ 2017 کی دفعات 221(1) اور 221(9) سے متصادم ہے، جن کے تحت بلدیاتی حلقہ بندیاں کرنا الیکشن کمیشن کا آئینی اختیار ہے۔ کمیشن نے مزید کہا کہ کسی بھی استثنا کے لیے حکومت سے مشاورت کی شرط بھی آئین کی روح کے خلاف ہے کیونکہ آئین کے مطابق کوئی قانون الیکشن کمیشن کے اختیارات کو محدود یا کم نہیں کر سکتا۔ ای سی پی کے مطابق موجودہ نائتھ شیڈول میں درج گاؤں اور محلہ کونسلوں کی تعداد کے پیش نظر نئی آبادی کی حد پر عملدرآمد عملی طور پر ممکن نہیں اور اس سے حلقہ بندیوں کے عمل میں ابہام پیدا ہوگا۔ الیکشن کمیشن نے اپنے خط میں یہ خدشہ بھی ظاہر کیا کہ اس مرحلے پر قانون میں ایسی ترامیم کرنا بظاہر بلدیاتی انتخابات میں تاخیر کا سبب بن سکتا ہے۔ ای سی پی نے خیبر پختونخوا حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان ترامیم پر نظر ثانی کرے تاکہ صوبے میں بلدیاتی انتخابات آئینی تقاضوں کے مطابق بروقت اور شفاف انداز میں منعقد کیے جا سکیں۔

بلوچستان میں نئے ڈویژنز اور اضلاع کا نوٹیفکیشن جاری، صوبہ اب 11 ڈویژنز اور 41 اضلاع پر مشتمل

کوئٹہ

حکومتِ بلوچستان نے صوبے میں نئے ڈویژنز اور اضلاع کے قیام کا باضابطہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے، جس کے تحت بلوچستان کا انتظامی ڈھانچہ تبدیل کرتے ہوئے ڈویژنز کی تعداد 11 جبکہ اضلاع کی تعداد 41 کر دی گئی ہے۔ محکمہ ریونیو بلوچستان کی جانب سے جاری نوٹیفکیشن کے مطابق صوبائی دارالحکومت کوئٹہ کو دو اضلاع، کوئٹہ ایسٹ اور کوئٹہ ویسٹ، میں تقسیم کر دیا گیا ہے، جبکہ ضلع مستونگ کو قلات ڈویژن سے الگ کر کے

میں پشین، قلعہ عبداللہ، چمن اور نیا
قائم کیا گیا ہے جس ضلع

کوئٹہ ڈویژن میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس طرح کوئٹہ ڈویژن اب تین اضلاع پر مشتمل ہوگا۔ نوٹیفکیشن کے مطابق کوئٹہ ایسٹ میں سریاب، صدر اور سٹی سب ڈویژنز جبکہ کوئٹہ ویسٹ میں کچلاک، بروری اور پنجپائی سب ڈویژنز شامل ہوں گی۔ حکومت نے قلات ڈویژن کو ختم کرتے ہوئے خضدار اور لسبیلہ کے نام سے دو نئے ڈویژنز قائم کیے ہیں۔ خضدار ڈویژن میں خضدار، قلات، سوراب اور نیا ضلع وڈھ شامل ہوگا، جبکہ لسبیلہ ڈویژن لسبیلہ، حب اور آواران اضلاع پر مشتمل ہوگا۔ اسی طرح نیا پشین ڈویژن برشور شامل ہوں گے۔ حکومت بلوچستان نے سبی ڈویژن کا نام بھی تبدیل کر کے سیوی ڈویژن رکھ دیا ہے، جو سیوی، ڈیرہ بگٹی، ساوتھ اور کچھی اضلاع پر مشتمل ہوگا۔ انتظامی تبدیلیوں کے بعد بلوچستان کے 11 ڈویژنز میں کوئٹہ، رخشان، مکران، نصیر آباد، ژوب، لورالائی، کوہ سلیمان، پشین، لسبیلہ، سیوی اور خضدار شامل ہیں۔ حکومت کا کہنا ہے کہ نئی انتظامی تقسیم سے عوام کو بہتر طرزِ حکمرانی، انتظامی سہولیات اور سرکاری خدمات کی مؤثر فراہمی میں مدد ملے گی۔

پشاور

وزیراعلیٰ خیبرپختونخوا محمد سہیل آفریدی نے پشاور کے علاقے حیات آباد میں 105 کنال پر محیط جدید عوامی پارک کا افتتاح کر دیا۔ افتتاحی تقریب میں صوبائی وزیر بلدیات مینا خان آفریدی، رکن قومی اسمبلی ارباب شیر علی، وزیراعلیٰ کے معاونِ خصوصی سمیع اللہ خان، حامد الحق، محمد عاصم خان، ایڈووکیٹ علی زمان، ضلعی صدر پی ٹی آئی رحیم شاہ، جنرل سیکرٹری خورشید عالم، سیکرٹری بلدیات، سٹیزن امپرومنٹ پراجیکٹ، پی ڈی اے کے اعلیٰ حکام، پارٹی رہنماؤں، کارکنان اور شہریوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ یہ پارک خیبرپختونخوا اسٹیزامپرومنٹ پراجیکٹ کے تحت تعمیر کیا گیا ہے اور ماحول دوست اصولوں کے مطابق جدید تفریحی، کھیلوں اور صحت افزا سہولیات سے آراستہ ہے۔ منصوبے سے تقریباً 20 لاکھ شہری مستفید ہوں گے۔ پارک میں 12 گزیبوز، باسکٹ بال اور والی بال کورٹس، جاگنگ اور سائیکلنگ ٹریکس، اوپن ایئر جم، واک ویز، سولر پارکنگ شیڈ، فوڈ کیوسکس، اوپن ایئر ایمفی تھیٹر، خواتین، بچوں اور خاندانوں کے لیے علیحدہ تفریحی زون، بچوں کے کھیل کے میدان، جھولے، سینڈ پٹس، اسکیٹنگ زون، روز گارڈن اور خوبصورت لینڈ اسکیپنگ سمیت متعدد جدید سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعلیٰ محمد سہیل آفریدی نے کہا کہ شہریوں کو معیاری تفریحی سہولیات، گرین اسپیسز اور صحت مند طرزِ زندگی کے مواقع فراہم کرنا صوبائی حکومت کے ترقیاتی وژن کا اہم حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جدید پارک نوجوانوں اور خاندانوں کو مثبت اور صحت مند سرگرمیوں کے فروغ میں اہم کردار ادا کرے گا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ صرف تین ماہ کی ریکارڈ مدت میں منصوبے کی تکمیل پی ڈی اے، محکمہ بلدیات اور سٹیزامپرومنٹ پراجیکٹ کی پیشہ ورانہ صلاحیت اور موثر کارکردگی کا مظہر ہے۔ انہوں نے کہا کہ پشاور دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سب سے زیادہ متاثر ہونے والا شہر رہا ہے اور آج بھی خیبرپختونخوا کے عوام، پولیس اور سکیورٹی فورسز امن کے قیام کے لیے قربانیاں دے رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ 2018 سے صوبے کو اس کا جائز این ایف سی شیئر نہیں مل رہا، تاہم عمران خان کے وژن کے مطابق صوبائی حکومت محدود وسائل کے باوجود عوامی فلاح کے منصوبے جاری رکھے گی۔ وزیراعلیٰ نے بتایا کہ مالی سال 2026-27 کا سالانہ ترقیاتی پروگرام صوبے کی تاریخ کا سب سے بڑا ترقیاتی پروگرام ہے، جس کے تحت پشاور کے لیے 200 ارب روپے کا خصوصی ترقیاتی پیکج مختص کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ترقیاتی عمل صرف شہری علاقوں تک محدود نہیں رہے گا بلکہ دیہی پشاور اور صوبے کے تمام اضلاع کو بھی یکساں ترقیاتی مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ رواں مالی سال خیبرپختونخوا میں امن، ترقی اور خوشحالی کے نئے دور کا آغاز ثابت ہوگا۔

وزیراعلیٰ خیبرپختونخوا محمد سہیل آفریدی نے پشاور میں 105 کنال پر محیط جدید حیات آباد پارک کا افتتاح کر دیا

لاہور

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے کہا ہے کہ پنجاب حکومت نے صرف 75 روز میں 1129, سڑکوں کی تعمیر و بحالی مکمل کر کے ترقیاتی منصوبوں کی رفتار کا نیا ریکارڈ قائم کیا ہے، جبکہ منصوبوں کی بروقت تکمیل کے باعث 11 ارب روپے کی بچت بھی کی گئی ہے۔ وزیراعلیٰ کی زیرِ صدارت محکمہ مواصلات و تعمیرات (C&W) کے ترقیاتی منصوبوں کے جائزہ اجلاس میں صوبے بھر میں جاری سڑکوں کی تعمیر، بحالی اور دیہی انفراسٹرکچر کی پیش رفت کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں سیکرٹری محکمہ مواصلات و تعمیرات راجہ جہانگیر انور نے بریفنگ دی۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ گزشتہ ڈھائی برس کے دوران پنجاب میں مجموعی طور پر 32 ہزار کلومیٹر سڑکوں کی تعمیر اور بحالی کا کام مکمل کیا گیا، جبکہ صرف رواں سال اپریل سے جولائی کے دوران 6 ہزار کلومیٹر سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی گئی۔ 75 روز میں 30 ارب روپے کی لاگت سے 1795, کلومیٹر طویل روڈ نیٹ ورک مکمل کیا گیا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے محکمہ کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے پنجاب کی تمام شاہراہوں پر لین مارکنگ ہر صورت یقینی بنانے کی ہدایت کی۔ انہوں نے لاہور رنگ روڈ پر چھ جدید سروس ایریاز کے قیام کی بھی منظوری دی، جن سے سالانہ تقریباً 50 کروڑ روپے آمدن متوقع ہے۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ یہ تمام سروس ایریاز رواں سال دسمبر تک فعال کر دیے جائیں گے۔ اجلاس میں "سوہنے پنڈ، سوہنیاں راہواں" پروگرام کے تحت دیہی سڑکوں کی تعمیر کی پیش رفت بھی پیش کی گئی۔ بریفنگ کے مطابق لوکل روڈز پروگرام کے تحت 79 ارب روپے کی لاگت سے 1567, منصوبے مکمل کیے گئے، جن میں 3400, کلومیٹر سڑکیں شامل ہیں۔ مزید بتایا گیا کہ فیلڈ اسٹاف نے تین شفٹوں میں دن رات کام کر کے منصوبوں کی بروقت تکمیل یقینی بنائی، جبکہ سیلاب سے متاثرہ تمام 124 سڑکیں بھی بحال کر دی گئی ہیں۔ نئے مالی سال میں سڑکوں کی تعمیر کے 42 نئے منصوبے شامل کیے گئے ہیں، جبکہ مجموعی طور پر 51 ارب روپے کے نئے ترقیاتی فنڈز کی منظوری بھی دی گئی ہے۔ وزیراعلیٰ نے تمام زیرِ تعمیر سڑکوں کی تکمیل کے لیے حتمی ٹائم لائن پیش کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا کہ معیاری انفراسٹرکچر کی فراہمی، محفوظ شاہراہوں کی تعمیر اور دیہی و شہری رابطوں کو بہتر بنانا حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔

پنجاب میں 75 دن میں 1129, سڑکیں مکمل، 11 ارب روپے کی بچت کا دعویٰ، وزیراعلیٰ مریم نواز نے نئے منصوبوں کی منظوری دے دی

کراچی

نیو کراچی ٹاؤن میں بنیادی شہری انفراسٹرکچر کی بہتری کے لیے ترقیاتی سرگرمیاں تیزی سے جاری ہیں۔ چیئرمین نیو کراچی ٹاؤن محمد یوسف نے یونین کونسل نمبر 10 کے سیکٹر F-11 اور G-11 میں جاری ترقیاتی منصوبوں کا تفصیلی معائنہ کیا، جہاں انہوں نے سات ہزار روڈ سے متصل دو خستہ حال پلیوں کی از سرِ نو تعمیر اور سیکٹر F-11 میں سڑک کی تعمیر کے ابتدائی مرحلے کا جائزہ لیا۔ دورے کے دوران متعلقہ افسران نے چیئرمین محمد یوسف کو منصوبوں کی پیش رفت اور تعمیراتی معیار کے حوالے سے بریفنگ دی۔ اس موقع پر یوسی چیئرمین فیصل قاری، یوسی وائس چیئرمین اویس قادری، یوسی کونسلرز اور ٹاؤن کے متعلقہ افسران بھی موجود تھے۔ چیئرمین محمد یوسف نے تعمیراتی سرگرمیوں کا باریک بینی سے جائزہ لیتے ہوئے ہدایت کی کہ تمام منصوبے مقررہ مدت کے اندر مکمل کیے جائیں اور تعمیراتی معیار پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہ کیا جائے تاکہ شہریوں کو دیرپا، محفوظ اور معیاری سہولیات فراہم کی جا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ سیکٹر F-11 کی سڑک عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی، جس کی وجہ سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا تھا۔ عوامی سہولت کے پیشِ نظر اس سڑک کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ہے تاکہ آمدورفت کو محفوظ اور آسان بنایا جا سکے۔ چیئرمین محمد یوسف نے کہا کہ عوام سے کیے گئے وعدوں کی تکمیل ان کی اولین ترجیح ہے اور نیو کراچی ٹاؤن کے ہر علاقے میں بلاامتیاز ترقیاتی کام جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سڑکوں، نکاسیٔ آب اور دیگر بنیادی شہری مسائل کے مستقل حل کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ عوام کا اعتماد ان کا سرمایہ ہے اور ٹاؤن انتظامیہ خدمت، شفافیت اور عملی کارکردگی کے ذریعے اس اعتماد پر پورا اترنے کے لیے بھرپور کوشش کر رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ نیو کراچی ٹاؤن کی تعمیر و ترقی کا سفر جاری رہے گا اور ہر یونین کونسل میں عوامی ضروریات کے مطابق ترقیاتی منصوبے مکمل کیے جائیں گے تاکہ شہریوں کو بہتر شہری سہولیات میسر آ سکیں۔

نیو کراچی ٹاؤن میں ترقیاتی سرگرمیاں تیز، چیئرمین محمد یوسف کا یوسی 10 میں سڑکوں اور پلیوں کے منصوبوں کا معائنہ

کراچی

چیئرمین نیو کراچی ٹاؤن محمد یوسف نے نارتھ کراچی کے سیکٹر 9 اور سیکٹر I-11 میں جاری ترقیاتی منصوبوں کا تفصیلی معائنہ کیا۔ اس موقع پر مختلف یونین کمیٹیوں کے چیئرمین، وائس چیئرمین، کونسلرز، ٹاؤن افسران جہانزیب خان، فیصل صغیر، ساجد صدیقی اور دیگر متعلقہ افسران بھی ان کے ہمراہ موجود تھے۔ دورے کے دوران انہیں بریفنگ دی گئی کہ سیکٹر 9 میں سڑکوں کی روڈ کارپیٹنگ کا کام تکمیل کے آخری مراحل میں داخل ہو چکا ہے اور آئندہ چند روز میں ان منصوبوں کا افتتاح کر دیا جائے گا، جس سے علاقے کے رہائشیوں کا دیرینہ سفری مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اسی طرح سیکٹر I-11 میں فٹ پاتھوں پر رنگین پیور بلاک بچھانے کا کام بھی تیزی سے جاری ہے۔ چیئرمین محمد یوسف نے کہا کہ نیو کراچی ٹاؤن کے مختلف علاقوں، خصوصاً نارتھ کراچی کے سیکٹرز میں ترقیاتی منصوبوں پر تیز رفتاری سے کام جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ خود مختلف علاقوں کا دورہ کر کے تعمیراتی کاموں کے معیار، رفتار اور پائیداری کا جائزہ لے رہے ہیں تاکہ شہریوں کو معیاری اور دیرپا سہولیات فراہم کی جا سکیں۔ انہوں نے متعلقہ افسران اور ٹھیکیداروں کو ہدایت کی کہ تمام منصوبے مقررہ مدت میں اعلیٰ معیار کے مطابق مکمل کیے جائیں۔ ان کا کہنا تھا کہ عوام کو بنیادی بلدیاتی سہولیات ان کی دہلیز تک پہنچانا نیو کراچی ٹاؤن کی اولین ترجیح ہے۔ محمد یوسف نے مزید کہا کہ ترقیاتی منصوبوں کے ساتھ ساتھ نیو کراچی ٹاؤن کو خوبصورت بنانے کے لیے بیوٹیفکیشن، ماڈل گلیوں اور جدید سڑکوں کی تعمیر کا سلسلہ بھی جاری ہے تاکہ شہریوں کو بہتر، محفوظ اور خوبصورت ماحول فراہم کیا جا سکے۔

چیئرمین نیو کراچی ٹاؤن محمد یوسف کا ترقیاتی منصوبوں کا معائنہ،

نارتھ کراچی میں سڑکوں اور فٹ پاتھوں کی تعمیر آخری مراحل میں

کراچی

خداداد کالونی سوسائٹی آفس سگنل اور اس کے اطراف میں مبینہ تجاوزات کے باعث ٹریفک کی روانی شدید متاثر ہونے پر شہریوں نے متعلقہ حکام سے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ کراچی میں جاری انسدادِ تجاوزات مہم کو ضلع شرقی کے اس علاقے تک بھی توسیع دی جائے، جہاں سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر مبینہ قبضوں کے باعث روزانہ ہزاروں افراد مشکلات کا شکار ہیں۔ شہریوں کے مطابق اللہ والا بریانی، سوریہ ٹائر، اجوائی ہوٹل، آغا ہوٹل، ماربل اور ایلومینیم کی چند دکانوں سمیت بعض تجارتی مراکز کے سامنے مبینہ تجاوزات کی وجہ سے سڑک کا بڑا حصہ استعمال میں نہیں رہتا، جس کے باعث دن بھر ٹریفک جام معمول بن چکا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اللہ والا بریانی کے قریب ایک پان کے کیبن اور بڑے جنریٹر کی وجہ سے ملحقہ گلی میں بھی آمدورفت متاثر ہو رہی ہے۔ مقامی افراد نے میئر کراچی، کمشنر کراچی، ڈپٹی کمشنر ضلع شرقی، اسسٹنٹ کمشنر اور بلدیہ عظمیٰ کراچی کے محکمہ انسدادِ تجاوزات سے مطالبہ کیا ہے کہ تمام مبینہ تجاوزات کے خلاف بلاامتیاز کارروائی کرتے ہوئے سڑکوں اور فٹ پاتھوں کو عوام کے لیے بحال کیا جائے تاکہ ٹریفک کی روانی بہتر ہو اور شہریوں کو روزانہ درپیش مشکلات سے نجات مل سکے۔

خداداد کالونی میں مبینہ تجاوزات سے شدید ٹریفک جام، شہریوں کا فوری آپریشن کا مطالبہ

35 سال بعد میر محمد بلوچ واٹر پمپنگ اسٹیشن بحال، 3 لاکھ سے زائد کراچی شہریوں کو پانی کی فراہمی میں بہتری متوقع

کراچی

کراچی کے آبی انفراسٹرکچر کی بہتری کی جانب اہم پیش رفت کرتے ہوئے میئر کراچی و چیئرمین کراچی واٹر اینڈ سیوریج کارپوریشن بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے 35 سال بعد میر محمد بلوچ واٹر پمپنگ اسٹیشن کا باضابطہ افتتاح کر دیا۔ پمپنگ اسٹیشن کی بحالی سے صدر ٹاؤن، لیاری ٹاؤن اور اولڈ سٹی ایریا کے تین لاکھ سے زائد شہریوں کو پانی کی فراہمی میں نمایاں بہتری آئے گی جبکہ کئی دہائیوں سے جاری پانی کی قلت کے مسائل میں کمی آنے کی توقع ہے۔ افتتاحی تقریب میں کراچی واٹر اینڈ سیوریج کارپوریشن کے چیف ایگزیکٹو آفیسر احمد علی صدیقی، چیف آپریٹنگ آفیسر انجینئر اسد اللہ خان، چیف انجینئر آفتاب عالم چانڈیو اور دیگر افسران و منتخب نمائندگان نے شرکت کی۔ حکام کے مطابق منصوبے کی تکمیل سے رنچھوڑ لائن، کھارادر، میٹھادر، جوڑیا بازار، بمبئی بازار، بھیم پورہ، ایس آئی یو ٹی، سول اسپتال اور صدر ٹاؤن کی مختلف یونین کونسلز سمیت اولڈ سٹی ایریا کے وسیع علاقوں میں پانی کی فراہمی بہتر ہوگی۔ بریفنگ میں بتایا گیا کہ میئر کراچی نے تقریباً تین ماہ قبل علاقے کے دورے کے دوران میر محمد بلوچ واٹر پمپنگ اسٹیشن کا معائنہ کیا تھا اور متعلقہ حکام کو ہدایت دی تھی کہ اسے ترجیحی بنیادوں پر بحال کیا جائے۔ بحالی منصوبے کے تحت سول اسٹرکچر کی مرمت، پمپنگ مشینری کی اوورہالنگ، 125 ہارس پاور کی تین الیکٹرک موٹروں کی ری وائنڈنگ، لوٹینشن کیبلز کی تنصیب، 500 رننگ فٹ طویل 12 انچ قطر کی پائپ لائن بچھانے، جدید الیکٹرک پینل کی فراہمی اور مستقل بجلی کنکشن کے اقدامات کیے گئے۔ حکام کے مطابق منصوبے پر کے الیکٹرک کے ادائیگیوں سمیت مجموعی طور پر 5.30 ملین روپے لاگت آئی ہے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے کہا کہ میر محمد بلوچ واٹر پمپنگ اسٹیشن 1991 میں قائم کیا گیا تھا لیکن مستقل بجلی کنکشن نہ ہونے کے باعث یہ تین دہائیوں سے زائد عرصے تک غیر فعال رہا، جس کے باعث اولڈ سٹی ایریا کے شہری پانی کی قلت کا سامنا کرتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ شہریوں کو بنیادی سہولیات کی فراہمی تمام اداروں کی مشترکہ ذمہ داری ہے اور کراچی میں ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کا سفر جاری ہے۔ میئر کراچی نے بتایا کہ میر محمد بلوچ واٹر پمپنگ اسٹیشن کی بحالی کے بعد گارڈن پمپنگ اسٹیشن پر بھی کام شروع کیا جائے گا، جبکہ منگھوپیر اور مومن آباد میں نئے پمپنگ اسٹیشنز تعمیر کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کے تھری لائن کے ذریعے آئندہ دو ماہ میں لیاری کو مزید 10 ملین گیلن یومیہ پانی فراہم کیا جائے گا، جبکہ گلشن حدید اور اسٹیل ٹاؤن میں بھی پانی کی فراہمی کے مسائل حل کر دیے گئے ہیں۔ بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے کہا کہ کراچی واٹر اینڈ سیوریج کارپوریشن شہر کے آبی نظام کو بہتر بنانے، پرانے انفراسٹرکچر کی بحالی اور شہریوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لیے اقدامات جاری رکھے ہوئے ہے۔

جماعت اسلامی کا وزیراعظم سے کے IV- منصوبے کے لیے 40 ارب روپے فوری جاری کرنے کا مطالبہ

کراچی

جماعت اسلامی کراچی کے امیر منعم ظفر نے وزیراعظم شہباز شریف کو خط لکھ کر شہر میں پانی کے بڑھتے ہوئے بحران پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کے IV- واٹر سپلائی منصوبے کی بروقت تکمیل کے لیے درکار 40 ارب روپے فوری جاری کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اپنے خط میں انہوں نے قومی اسمبلی کی ایک کمیٹی میں پیش کی گئی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کے IV- منصوبے کے پہلے مرحلے، جس کے تحت کراچی کو یومیہ 260 ملین گیلن پانی فراہم کیا جانا ہے، کی تکمیل اب دسمبر 2029 تک متوقع ہے، جس پر شہریوں میں شدید تشویش پائی جاتی ہے۔ انہوں نے سندھ حکومت پر زور دیا کہ وہ منصوبے کے آگمینٹیشن حصے کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کرے، جبکہ وفاقی حکومت موجودہ مالی سال کے دوران باقی تمام فنڈز جاری کرے تاکہ منصوبہ مزید تاخیر کا شکار نہ ہو۔ منعم ظفر نے کہا کہ تقریباً ساڑھے تین کروڑ آبادی والا کراچی روزانہ کم از کم 2001 ملین گیلن پانی کا محتاج ہے، لیکن شہر کو اس وقت صرف تقریباً 550 ملین گیلن پانی فراہم کیا جا رہا ہے، جو ضرورت سے بھی کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے لیے آخری بڑا آبی منصوبہ کے III- تھا، جبکہ کے IV- کا منصوبہ دو دہائیوں سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود مکمل نہیں ہو سکا۔ ان کا کہنا تھا کہ وفاق اور سندھ حکومت ایک دوسرے پر تاخیر کا الزام عائد کرتے رہے ہیں، لیکن اس کا خمیازہ کراچی کے شہری بھگت رہے ہیں، جو پانی کی قلت کے باعث ہر سال نجی واٹر ٹینکرز پر اربوں روپے خرچ کرنے پر مجبور ہیں۔ انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ اگر منصوبہ بروقت مکمل ہو جاتا تو شہری گزشتہ دو دہائیوں میں ٹینکر مافیا پر خرچ ہونے والی خطیر رقم تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی ضروریات پر صرف کر سکتے تھے۔

اسلام آباد میں پانی اور سیوریج کے نرخ بڑھانے کی تجویز، پانی کی قلت کے باعث سی ڈی اے کا نیا منصوبہ

اسلام آباد

کیپیٹل ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے بڑھتی ہوئی پانی کی قلت اور اخراجات میں اضافے کے پیش نظر وفاقی دارالحکومت میں پانی اور سیوریج کے نرخوں میں اضافے کی تجویز تیار کر لی ہے۔ ذرائع کے مطابق سی ڈی اے نے 2018 کے بعد پہلی مرتبہ واٹر اور سیوریج چارجز پر نظرثانی کا فیصلہ کیا ہے، جبکہ گزشتہ سال اصولی منظوری اور عوامی سماعت کے بعد اب اس تجویز کو وفاقی حکومت کی منظوری کے لیے بھیجے جانے کا امکان ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ سی ڈی اے اس وقت پانی کی فراہمی پر تقریباً 80 فیصد سبسڈی دے رہا ہے اور صارفین سے صرف 20 فیصد لاگت وصول ہو رہی ہے، جبکہ ملک کے دیگر واٹر اینڈ سینیٹیشن ادارے اپنی خدمات کی لاگت کا بڑا حصہ صارفین سے وصول کرتے ہیں۔ موجودہ نرخوں کے مطابق ایک ہزار گیلن پانی کے لیے صرف 16 روپے وصول کیے جاتے ہیں، جبکہ مختلف سرکاری اور نجی رہائشی مکانات کے ماہانہ چارجز بھی انتہائی کم ہیں، اسی لیے پانی کے نئے کنکشن فیس سمیت تمام نرخوں میں اضافے کی تجویز زیر غور ہے۔ اسلام آباد گزشتہ تین دہائیوں سے پانی کی شدید قلت کا شکار ہے، کیونکہ اس دوران شہر کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہوا مگر کوئی نیا آبی ذریعہ شامل نہیں کیا جا سکا۔ اس وقت شہر کو روزانہ 220 ملین گیلن سے زائد پانی درکار ہے، جبکہ سی ڈی اے صرف 70 ملین گیلن یومیہ پانی فراہم کر رہا ہے۔ دیہی علاقوں اور کئی رہائشی بستیوں کے مکین زیر زمین پانی یا نجی واٹر ٹینکرز پر انحصار کرنے پر مجبور ہیں، جبکہ زیر زمین پانی کی سطح بھی مسلسل گر رہی ہے۔ سی ڈی اے حکام کا کہنا ہے کہ پانی کے بحران سے نمٹنے کے لیے دو نئے ڈیموں کی تعمیر اور غازی بروتھا منصوبے سے پانی کی فراہمی پر بھی کام جاری ہے، تاہم ان منصوبوں پر ابھی تک عملی پیش رفت محدود رہی ہے۔

حیدرآباد واٹر اینڈ سیوریج کارپوریشن کے چیف ہیومن ریسورس افسر پر دوہری ملازمت کا انکشاف

محکمہ بہبود آبادی میں سوشل موبلائزر کی نوکری بھی کر رہا ہے

حیدرآباد

حیدرآباد واٹر اینڈ سیوریج کارپوریشن کے اعلیٰ انتظامی عہدے پر ایک مبینہ انتظامی بے ضابطگی سامنے آئی ہے، جہاں ادارے کے چیف ہیومن ریسورس افسر نعیم شورو کے بارے میں انکشاف ہوا ہے کہ وہ بیک وقت سندھ حکومت کے محکمہ بہبود آبادی میں بھی ملازم ہیں۔ ذرائع کے مطابق نعیم شورو کو 3 اپریل 2025 کو HWSC میں چیف ہیومن ریسورس افسر مقرر کیا گیا تھا، جہاں انہیں ماہانہ تقریباً 4 لاکھ روپے تنخواہ اور مراعات دی جا رہی تھیں، تاہم ریکارڈ کے مطابق وہ گزشتہ 12 سے 13 سال سے محکمہ بہبود آبادی میں بھی ملازمت کر رہے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق محکمہ بہبود آبادی میں وہ کم گریڈ ملازم کے طور پر تعینات ہیں اور جون 2026 میں انہیں وہاں سے 44 ہزار 160 روپے تنخواہ بھی ادا کی گئی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ HWSC میں تقرری کے وقت انہوں نے خود کو ایک نجی ادارے کا ملازم ظاہر کیا، جبکہ سرکاری ملازمت کا ذکر نہیں کیا، جس کے باعث ان کی اہلیت بھی سوالیہ نشان بن گئی۔ HWSC کے چیف ایگزیکٹو افسر طفیل ابڑو نے تصدیق کی ہے کہ انہیں نعیم شورو کی محکمہ بہبود آبادی میں ملازمت کا پے سلپ ملا ہے اور معاملہ جلد بورڈ آف ڈائریکٹرز کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بظاہر متعلقہ معلومات چھپائی گئی ہیں، جس پر بورڈ فیصلہ کرے گا۔ دوسری جانب HWSC میں افسران کی تنخواہوں میں اضافے کی تجویز بھی زیر غور تھی، تاہم بورڈ نے کارکردگی کا جائزہ لینے تک اس معاملے کو مؤخر کر دیا۔ شہری حلقوں نے مطالبہ کیا ہے کہ سرکاری اداروں میں تقرریوں اور ملازمین کے ریکارڈ کی مکمل جانچ پڑتال کو یقینی بنایا جائے تاکہ انتظامی شفافیت برقرار رہ سکے۔

پاکستان میں گندے پانی کی نگرانی کا قومی نظام متعارف، وباؤں کی بروقت نشاندہی ممکن ہوگی

اسلام آباد

پاکستان میں متعدی بیماریوں کی بروقت نشاندہی اور وباؤں کی روک تھام کے لیے گندے پانی (ویسٹ واٹر) کی نگرانی کا پہلا قومی نظام، پالیسی اور ڈیجیٹل ڈیش بورڈ متعارف کرا دیا گیا ہے۔ اس نظام کا آغاز آغا خان یونیورسٹی، نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ، سنگاپور کی ڈیوک-این یو ایس میڈیکل اسکول اور ایشیا پیتھوجن جینومکس انیشیٹو کے اشتراک سے کیا گیا ہے۔ آغا خان یونیورسٹی کے ڈاکٹر عمران نثار نے بتایا کہ گندے پانی کے نمونوں کا تجزیہ کر کے بیماری پیدا کرنے والے جراثیم کے جینیاتی آثار کا سراغ لگایا جا سکتا ہے، جس سے اسہال، سانس کی بیماریوں، پولیو، خسرہ، ہیپاٹائٹس، ٹی بی، ہیضہ، ٹائیفائیڈ، کورونا، انفلوئنزا، ایم پاکس، ڈینگی، زیکا وائرس اور اینٹی بائیوٹک مزاحم جراثیم سمیت متعدد بیماریوں کی موجودگی کا اندازہ طبی رپورٹس سامنے آنے سے پہلے ہی لگایا جا سکتا ہے۔ وفاقی وزیر صحت سید مصطفیٰ کمال نے اس نظام کو صحت عامہ کے لیے ایک اہم پیش رفت قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ روایتی طبی نگرانی کے نظام کو مزید مؤثر بنائے گا اور بیماریوں کے ممکنہ پھیلاؤ سے قبل متعلقہ اداروں کو بروقت خبردار کرے گا۔ این آئی ایچ کے چیف ایگزیکٹو ڈاکٹر محمد سلمان نے کہا کہ یہ اقدام پاکستان کو عارضی منصوبوں سے نکال کر ایک مربوط اور پائیدار قومی بیماری نگرانی پروگرام کی جانب لے جائے گا۔ ابتدائی نتائج کے مطابق کراچی کے مختلف علاقوں سے سات ماہ تک ہر دو ہفتے بعد لیے گئے نمونوں میں ہیضہ اور اسہال پیدا کرنے والے جراثیم کی نمایاں موجودگی سامنے آئی۔ ماہرین کے مطابق اس نظام کو ملک کے موجودہ انٹیگریٹڈ ڈیزیز سرویلنس اینڈ ریسپانس پروگرام سے منسلک کیا جائے گا تاکہ بیماریوں کی بروقت نشاندہی، مؤثر منصوبہ بندی اور فوری حفاظتی اقدامات ممکن بنائے جا سکیں۔

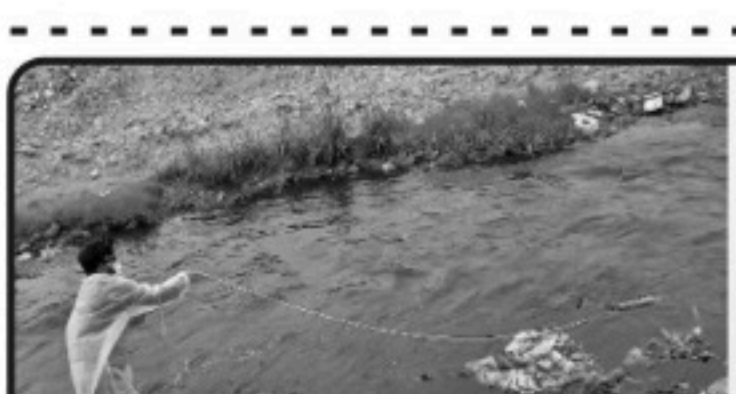

اسلام آباد

سی ڈی اے نے اسلام آباد میں صفائی کے نظام کی آؤٹ سورسنگ کے لیے 16 ارب روپے کے مالیاتی ٹینڈرز کھول دیے

کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے اسلام آباد میں صفائی اور کچرا اٹھانے کے نظام کو آؤٹ سورس کرنے کے لیے 16 ارب روپے مالیت کے منصوبے کے مالیاتی ٹینڈرز کھول دیے ہیں، جس کے بعد چار سالہ معاہدہ حتمی مراحل میں داخل ہوگیا ہے۔ ذرائع کے مطابق مالیاتی بولیوں میں دو کمپنیوں کے اشتراک (جوائنٹ وینچر) شامل تھے، جن میں اٹلس پاک ویسٹ مینجمنٹ کمپنی (ترک کمپنی) اور این جے سی، ایم ایم سی اور امپیریل وینچر پر مشتمل جوائنٹ وینچر شامل ہیں۔ ترک کمپنی نے شہری اور دیہی دونوں پیکجز کے لیے سب سے کم مالیاتی بولی جمع کرائی۔ اس منصوبے کے تحت منتخب کمپنی اسلام آباد بھر سے کچرا جمع کرنے، اسے راولپنڈی کے لوسر لینڈفل سائٹ تک منتقل کرنے اور وفاقی دارالحکومت میں صفائی کے انتظامات کی ذمہ دار ہوگی۔ سی ڈی اے حکام کے مطابق ترک کمپنی کی بولی دوسری کمپنی کے مقابلے میں 380 ملین روپے کم رہی۔ اب اس بولی کا جائزہ کنسلٹنٹ لے گا، جس کے بعد قانونی کارروائی مکمل ہونے پر چار سال کے لیے باضابطہ طور پر ٹھیکہ دیا جائے گا۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ ترک کمپنی کو تکنیکی جانچ میں سب سے زیادہ نمبر حاصل ہونے کے باوجود ابتدا میں تکنیکی بنیادوں پر نااہل قرار دے دیا گیا تھا۔ کمپنی کا مؤقف تھا کہ جس دستاویز کی بنیاد پر اسے نااہل قرار دیا گیا، وہ اسی روز جمع کرائی گئی مالیاتی بولی کے ساتھ پہلے ہی سی ڈی اے کے پاس موجود تھی۔ ذرائع کے مطابق معاملہ سی ڈی اے چیئرمین سہیل اشرف کے نوٹس میں آنے پر انہوں نے سوال اٹھایا کہ جب مطلوبہ دستاویز اتھارٹی کے پاس موجود تھی تو کمپنی کو کس قانون کے تحت غیر موزوں قرار دیا گیا۔ بعد ازاں کمپنی کی شکایت پر گریوینس ریڈریسل کمیٹی نے معاملے کا جائزہ لیا اور ترک کمپنی کو دوبارہ اہل قرار دیتے ہوئے مالیاتی بولی میں حصہ لینے کی اجازت دے دی۔ حکام کا کہنا ہے کہ اگر ترک کمپنی کو دوبارہ شامل نہ کیا جاتا تو سی ڈی اے کو اس منصوبے میں 380 ملین روپے کا اضافی مالی بوجھ برداشت کرنا پڑسکتا تھا۔ گزشتہ دو برسوں کے دوران صفائی کے اس منصوبے کے لیے کئی مرتبہ ٹینڈرز جاری کیے گئے لیکن مختلف وجوہات کی بنا پر منسوخ ہوتے رہے۔ گزشتہ صفائی کا معاہدہ فروری 2025 میں ختم ہونے کے بعد دیہی علاقوں میں باقاعدہ کچرا اٹھانے کا کوئی مؤثر نظام موجود نہیں رہا۔ اس وقت اسلام آباد کے کئی دیہی علاقوں کے مکین کھلے میدانوں اور نالوں میں کچرا پھینکنے پر مجبور ہیں، جس سے ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ سی ڈی اے کے تقریباً 1,100 مستقل سینیٹیشن ورکرز بھی نئے کنٹریکٹر کے ساتھ صفائی کے کام میں خدمات انجام دیں گے۔ واضح رہے کہ 1960 میں قائم ہونے والی سی ڈی اے آج تک اسلام آباد کے لیے مستقل لینڈفل سائٹ قائم نہیں کر سکی۔ گزشتہ کئی برسوں سے وفاقی دارالحکومت کا کچرا راولپنڈی کے لوسر لینڈفل سائٹ منتقل کیا جا رہا ہے، جبکہ اس سے قبل سیکٹر آئی 12- میں کچرا ڈمپ کیا جاتا تھا۔

لاہور

لاہور کے لکھوڈیر ویسٹ ٹو انرجی منصوبے کی فزیبلٹی آئندہ ماہ مکمل ہونے کا امکان

پنجاب کے فلیگ شپ ویسٹ ٹو انرجی منصوبے لکھوڈیر لینڈفل گیس کلیکشن اینڈ یوٹیلائزیشن پروجیکٹ کی فزیبلٹی اسٹڈی آئندہ ماہ مکمل ہونے کا امکان ہے۔ ستھرا پنجاب اتھارٹی (SPA) کے ڈائریکٹر جنرل بابر صاحب دین کے مطابق نیشنل انجینئرنگ سروسز پاکستان (نیسپاک) اس منصوبے کی فزیبلٹی پر کام کر رہا ہے جسے اگست کے اختتام تک مکمل کیے جانے کی توقع ہے۔ تقریباً 200 ایکڑ پر پھیلا لکھوڈیر لینڈفل پاکستان کے بڑے سالڈ ویسٹ ڈمپنگ مقامات میں شمار ہوتا ہے، جہاں روزانہ پانچ سے ساڑھے پانچ ہزار ٹن کچرا جمع ہوتا ہے جبکہ مجموعی طور پر تقریباً دو کروڑ ٹن فضلہ موجود ہے۔ یہ مقام میتھین گیس کے اخراج کا ایک بڑا ذریعہ ہے، جو عالمی حدت میں اضافے کا سبب بننے والی طاقتور گرین ہاؤس گیس ہے۔ اس منصوبے کا مقصد لینڈفل سے خارج ہونے والی میتھین کو جمع کر کے قابلِ تجدید بائیو میتھین توانائی، کاربن کریڈٹس اور معاشی فوائد میں تبدیل کرنا ہے۔ منصوبہ پیرس معاہدے کے آرٹیکل 6 کے تحت بین الاقوامی تعاون کے فریم ورک میں تیار کیا جارہا ہے، جبکہ وزارت موسمیاتی تبدیلی اس کے لیے لیٹر آف انٹینٹ بھی جاری کرچکی ہے۔ نیسپاک اور جی ایس یو کے اشتراک سے تیار ہونے والی فزیبلٹی کے بعد ستمبر 2026 میں منصوبے کی تفصیلی ڈیزائن دستاویز اور مانیٹرنگ فریم ورک تیار کیا جائے گا۔ تقریباً 25 سے 35 ملین امریکی ڈالر کی لاگت سے مجوزہ منصوبہ سالانہ 8.18 ملین مکعب میٹر میتھین گیس پیدا کرے گا، جسے 96 سے 98 فیصد قابلِ تجدید بائیو میتھین میں تبدیل کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ سالانہ تقریباً 2 لاکھ 75 ہزار کاربن کریڈٹس، 5.3 سے 8.5 ملین امریکی ڈالر تک آمدن 150 سے 220 براہِ راست ملازمتیں اور ملک کی توانائی کے شعبے میں بہتری کی توقع بھی ظاہر کی جارہی ہے۔ منصوبے کو ناروے کے این ای سی اے فنڈ کی جانب سے بھی مزید جائزے کے لیے منتخب کیا گیا ہے اور کامیاب تکمیل کی صورت میں ناروے پاکستان سے اس منصوبے کے تحت حاصل ہونے والے کاربن کریڈٹس خرید سکتا ہے۔

چشتیاں

ستھرا پنجاب ورکرز کا تنخواہوں کی عدم ادائیگی اور مبینہ کٹوتیوں کے خلاف احتجاج

چشتیاں میں ستھرا پنجاب پروگرام کے تحت خدمات انجام دینے والے صفائی ورکرز نے تنخواہوں کی عدم ادائیگی اور مبینہ غیر قانونی کٹوتیوں کے خلاف ختمِ نبوت چوک میں شدید احتجاج کیا۔ مظاہرین نے ٹھیکیدار کے خلاف نعرے بازی کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ان کے معاشی استحصال کا فوری خاتمہ کیا جائے اور تمام بقایاجات بلا تاخیر ادا کیے جائیں۔ احتجاج کرنے والے ورکرز کا کہنا تھا کہ گزشتہ دو ماہ سے انہیں بروقت تنخواہیں نہیں دی جارہیں، جبکہ ہر ماہ مبینہ طور پر تقریباً 15 ہزار روپے تک کی کٹوتی بھی کی جارہی ہے۔ ان کے مطابق عیدالاضحیٰ کے موقع پر بھی بونس ادا نہیں کیا گیا، جس کے باعث ملازمین شدید مالی مشکلات کا شکار ہیں۔ ورکرز نے الزام عائد کیا کہ اپنے جائز حقوق کا مطالبہ کرنے پر آپریشن منیجر کی جانب سے انہیں ملازمت سے فارغ کرنے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ تنخواہوں کی مسلسل عدم ادائیگی کے باعث کئی ملازمین کے گھروں میں مالی بحران پیدا ہو چکا ہے اور وہ شدید پریشانی کا سامنا کر رہے ہیں۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ شدید گرمی میں صبح سے شام تک صفائی کے فرائض انجام دینے کے باوجود انہیں ان کی محنت کا بروقت معاوضہ نہیں مل رہا، جو سراسر ناانصافی ہے۔ انہوں نے وزیرِاعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف سے فوری نوٹس لینے، بقایا تنخواہیں ادا کروانے اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ دوسری جانب ستھرا پنجاب ایجنسی کے کنٹریکٹر میاں محمد شفیق نے مؤقف اختیار کیا کہ پنجاب حکومت کی جانب سے جون کے فنڈز تاحال جاری نہیں کیے گئے، جبکہ اپریل اور مئی کی ادائیگیوں کا بھی 30 سے 50 فیصد حصہ بقایا ہے۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ حکومت سے فنڈز موصول ہوتے ہی تمام ورکرز کو بقایاجات ادا کر دیے جائیں گے۔ کنٹریکٹر نے مزید کہا کہ ورکرز پر عائد ہونے والی جرمانے یا کٹوتیاں کنٹریکٹر کی جانب سے نہیں بلکہ پنجاب حکومت کے تعینات کردہ فیلڈ مانیٹرنگ افسران (FMOs) کی رپورٹوں کی بنیاد پر کی جاتی ہیں۔ ان کے مطابق 10 جولائی تک حکومتی فنڈز جاری ہونے کی توقع ہے، جس کے بعد ادائیگیوں کا مسئلہ حل ہوجائے گا۔

چترال

شندور فیسٹیول کے بعد سیاحوں کا کچرا یاکس کی ہلاکتوں کی وجہ بننے لگا، مقامی افراد کا مؤثر ویسٹ مینجمنٹ کا مطالبہ

اپر چترال کی وادی لاسپور کے مکینوں نے الزام عائد کیا ہے کہ شندور فیسٹیول کے دوران سیاحوں کی جانب سے چھوڑا جانے والا ٹھوس کچرا یاکس (مقامی زبان میں "زوغ") کی بڑھتی ہوئی ہلاکتوں اور ان کی آبادی میں مسلسل کمی کی ایک بڑی وجہ بن رہا ہے۔ مقامی سماجی و سیاسی رہنما سہروردی خان یفتالی نے بتایا کہ 1982 میں شندور فیسٹیول کے باقاعدہ آغاز کے بعد ہر سال ہزاروں سیاح علاقے کا رخ کرتے ہیں، مگر فیسٹیول کے اختتام پر پولو گراؤنڈ اور گردونواح میں بڑی مقدار میں پلاسٹک، خوراک کا بچا ہوا سامان اور دیگر کچرا چھوڑ جاتے ہیں۔ ان کے مطابق چراگاہوں میں چرنے والے یاکس اور دیگر مویشی یہ آلودہ مواد کھا لیتے ہیں، جس سے وہ مختلف مہلک بیماریوں کا شکار ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یاک وادی کی معیشت، ثقافت اور روزمرہ زندگی کا اہم حصہ ہے، جس کا دودھ، گوشت، بال اور زرعی کاموں میں استعمال مقامی لوگوں کی زندگی سے جڑا ہوا ہے۔ مقامی افراد کا دعویٰ ہے کہ گزشتہ چار دہائیوں میں یاکس کی تعداد میں تقریباً 50 فیصد کمی واقع ہوئی ہے، جبکہ رواں سال 11 سے 13 جون تک ہونے والے شندور فیسٹیول کے بعد بھی کم از کم 15 یاکس کی ہلاکت رپورٹ ہوئی۔ مقامی رہائشی اور ریٹائرڈ سرکاری افسر یوسف شہزاد نے کہا کہ شندور وادی کی اہم چراگاہ ہے، لیکن حکومت اب تک وہاں ٹھوس کچرے کے مؤثر انتظام کا کوئی مستقل نظام قائم نہیں کر سکی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ شندور فیسٹیول کے دوران جدید سالڈ ویسٹ مینجمنٹ، صفائی کے سخت انتظامات اور ماحول دوست اقدامات کو یقینی بنایا جائے تاکہ نایاب یاکس، چراگاہوں اور قدرتی ماحول کا تحفظ ممکن بنایا جا سکے۔

یوسی 04 نیو کراچی ٹاؤن میں گلیوں، اسکولوں اور مساجد کے باہر کچرے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں: یوتھ کونسلر حافظ شیراز احمد

کراچی

نیو کراچی ٹاؤن کی یوسی 04 میں صفائی کی ناقص صورتحال پر یوتھ کونسلر حافظ شیراز احمد نے شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ سے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ مقامی افراد کے مطابق گلیوں، اسکولوں اور مساجد کے باہر جگہ جگہ کچرے کے ڈھیر جمع ہیں، جس کے باعث تعفن پھیل رہا ہے اور مختلف بیماریوں کے خدشات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ان کا کہنا ہے کہ شہریوں کے باقاعدگی سے ٹیکس ادا کرنے کے باوجود انہیں صاف ماحول کے بجائے گندگی اور بدبو کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، جو متعلقہ ادارے کی کارکردگی پر سوالیہ نشان ہے۔ اہل علاقہ کا مؤقف ہے کہ صفائی کا نظام مؤثر نہ ہونے کے باعث روزمرہ زندگی متاثر ہورہی ہے اور بچوں، بزرگوں اور نمازیوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ یوتھ کونسلر حافظ شیراز احمد نے سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ سے مطالبہ کیا ہے کہ یوسی 04 نیو کراچی ٹاؤن میں فوری طور پر کچرا اٹھانے کے لیے ہنگامی صفائی آپریشن شروع کیا جائے، مستقل بنیادوں پر ویسٹ مینجمنٹ کا مؤثر نظام قائم کیا جائے اور عوام کو صاف اور صحت مند ماحول کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔

حیات آباد میڈیکل کمپلیکس کے اسپتال ڈائریکٹر معطل، قانونی تنازع کے دوران ڈاکٹروں کی ہڑتال سے مریض متاثر

پشاور

حیات آباد میڈیکل کمپلیکس کے بورڈ آف گورنرز نے اسپتال ڈائریکٹر ڈاکٹر گلزار احمد خان کی معطلی برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے، حالانکہ انہیں معطلی یا برطرفی کے خلاف عدالت سے حکمِ امتناع حاصل ہے۔ اس انتظامی تنازع کے ساتھ ساتھ ڈاکٹروں کی ہڑتال نے بھی اسپتال کے معمولات کو متاثر کیا۔ بورڈ آف گورنرز کے 55ویں اجلاس کے بعد جاری کردہ نوٹیفکیشن میں کہا گیا کہ قانونی رائے کی روشنی میں ڈاکٹر گلزار احمد خان کی معطلی اور قائم مقام اسپتال ڈائریکٹر کی تقرری سے متعلق جاری نوٹیفکیشن فی الحال برقرار رہیں گے۔ یاد رہے کہ بورڈ نے 21 جولائی کو شوکاز نوٹس کے بعد مبینہ بدانتظامی اور حقائق چھپانے کے الزامات کی شفاف تحقیقات کے لیے اسپتال ڈائریکٹر کو معطل کیا تھا۔ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس کے حکام کا کہنا ہے کہ بورڈ کے تمام فیصلے قانون کے مطابق کیے گئے ہیں اور عدالت کے احکامات کی خلاف ورزی نہیں کی گئی۔ دوسری جانب ڈاکٹر گلزار احمد خان نے پہلے جاری کیے گئے نوٹیفکیشن واپس لیتے ہوئے ڈاکٹر نعیف اللہ کو حادثات وایمرجنسی منصوبے

اور صحت سہولت پروگرام کے پروجیکٹ ڈائریکٹر کے عہدے سے ہٹادیا اوران کی جگہ پروفیسر محمد شاہ، چیئرمین شعبہ سرجری، اور ڈاکٹر عظمت علی کو ذمہ داریاں سونپ دیں۔ نئے پروجیکٹ ڈائریکٹر کو حادثات وایمرجنسی منصوبے کی نگرانی، منصوبہ بندی، رابطہ کاری، مانیٹرنگ اور عمل درآمد کی ذمہ داریاں دی گئی ہیں، جبکہ وہ متعلقہ سرکاری محکموں کے ساتھ رابطہ بھی رکھیں گے۔ ینگ ڈاکٹرز کی ہڑتال، او پی ڈیز بند، مریض مشکلات کا

شکار انتظامی تنازع کے ساتھ ہی ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن (YDA) نے مبینہ غیر قانونی تقرریوں کے خلاف ہڑتال کی، جس کے باعث ایمرجنسی سروسز کے علاوہ بیشتر طبی سہولیات معطل رہیں۔ ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر اسفندیار بھٹانی نے دعویٰ کیا کہ اسپتال میں بدعنوانی کے شواہد موجود ہیں، جو متعلقہ حکام کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ تنظیم مبینہ ذمہ داران کو بے نقاب کرنے اور ان کے خلاف کارروائی تک اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ ہڑتال کے باعث او پی ڈیز، آپریشن تھیٹرز، تشخیصی مراکز اور دیگر غیر ہنگامی خدمات بند رہیں، جس سے دور دراز علاقوں سے آنے والے مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور متعدد افراد کو نجی اسپتالوں یا انسٹی ٹیوشنل بیسڈ پریکٹس (IBP) سہولت سے رجوع کرنا پڑا۔ ڈاکٹروں کی تنظیموں کو اس بات پر بھی تنقید کا سامنا ہے کہ سرکاری او پی ڈیز بند ہونے کے باوجود آئی بی پی کلینکس جاری رہے، جہاں مریضوں کو نسبتاً زیادہ فیس ادا کرنا پڑی۔ ڈاکٹروں کا موقف ہے کہ حکومت تک اپنے جائز مطالبات پہنچانے کے لیے ان کے پاس احتجاج کے علاوہ کوئی مؤثر راستہ نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اسپتال میں مبینہ بدعنوانی کے شواہد پہلے ہی حکومت کو فراہم کیے جا چکے ہیں اور وہ وزیر اعلیٰ کی جانب سے کارروائی کے منتظر ہیں۔ تاہم حیات آباد میڈیکل کمپلیکس کی انتظامیہ نے ہڑتال کی خبروں کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ اسپتال میں مریضوں کو معمول کے مطابق طبی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں اور کسی بھی قسم کی سروس معطل نہیں ہوئی۔

نواز شریف انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی سرگودھا کا افتتاح جلد، وزیر اعلیٰ مریم نواز کا صحت کے شعبے میں بڑا تحفہ

سرگودھا

پنجاب حکومت کی جانب سے جدید طبی سہولیات کی فراہمی کے لیے قائم کیا گیا نواز شریف انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی سرگودھا جلد عوام کے لیے فعال ہونے جا رہا ہے۔ اس جدید امراضِ قلب کے اسپتال کا باقاعدہ افتتاح آئندہ چند روز میں قائد نواز شریف اور وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کریں گے۔ حکومتی ذرائع کے مطابق یہ منصوبہ پنجاب میں جدید اور معیاری صحت کی سہولیات کے نئے دور کا آغاز ثابت ہوگا۔ انسٹی ٹیوٹ میں دل کے امراض میں مبتلا مریضوں کو جدید تشخیص، علاج اور آپریشن کی سہولیات ایک ہی چھت تلے میسر ہوں گی۔ حکومت کا کہنا ہے کہ نواز شریف انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی سرگودھا، سرگودھا سمیت خوشاب، میانوالی، بھکر، حافظ آباد اور گردونواح کے لاکھوں شہریوں کے لیے امراضِ قلب کے معیاری علاج کو ان کی دہلیز تک پہنچانے کے عزم کی عملی تعبیر ہے، جس سے مریضوں کو بڑے شہروں کا رخ کرنے کی ضرورت بھی کم ہو جائے گی۔ حکام کے مطابق یہ منصوبہ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف کے عوام دوست ویژن کا اہم حصہ ہے، جس کا مقصد پنجاب بھر میں جدید، معیاری اور آسان طبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔

سندھ میں ایچ آئی وی کے بڑھتے کیسز پر پی ایم اے کا ہنگامی اقدامات کا مطالبہ، کراچی سمیت مختلف شہروں میں خطرے کی گھنٹی

کراچی

پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن (پی ایم اے) نے سندھ، خصوصاً کراچی اور دیگر شہروں میں ایچ آئی وی کے بڑھتے ہوئے کیسز پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے فوری اور مؤثر اقدامات کا مطالبہ کیا ہے۔ پی ایم اے کے مطابق اگر بروقت اور سنجیدہ اقدامات نہ کیے گئے تو یہ صورتحال ایک سنگین قومی انسانی بحران کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ پی ایم اے نے اپنے بیان میں کہا کہ سندھ کا سرکاری صحت کا نظام بدانتظامی، غفلت اور ناقص حکمت عملی کے باعث شدید بحران کا شکار ہے۔ تنظیم کے مطابق صرف جون 2026 کے دوران چانڈکا میڈیکل کالج چلڈرن اسپتال میں خیرپور سے تعلق رکھنے والے 73 بچوں میں ایچ آئی وی کی تشخیص ہوئی، جبکہ کراچی کے والیکا اسپتال میں بھی کم از کم 80 بچوں میں ایچ آئی وی کے کیسز سامنے آئے ہیں۔

ایسوسی ایشن کا کہنا ہے کہ ان کیسز کی بڑی وجہ غیر محفوظ طبی طریقہ کار، عطائی ڈاکٹروں کی جانب سے سرنجوں کا بار بار استعمال، خون کی منتقلی کے ناقص انتظامات اور طبی نگرانی کا فقدان ہے۔

پی ایم اے نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ سرکاری اسپتالوں کی براہ راست ذمہ داری سنبھالی جائے، ایچ آئی وی، ہیپاٹائٹس، ٹی بی اور کینسر کی ادویات کی فوری فراہمی یقینی بنائی جائے، متاثرہ اضلاع میں تشخیصی کٹس فراہم کی جائیں اور طبی غفلت کے ذمہ داروں کے خلاف شفاف تحقیقات کی جائیں۔ تنظیم نے عطائی ڈاکٹروں، غیر رجسٹرڈ لیبارٹریوں اور غیر قانونی بلڈ بینکس کے خلاف زیرو ٹالرنس پالیسی کے تحت سخت کارروائی کا بھی مطالبہ کیا۔

پاکستان میں مقامی ویکسین سازی تیز کرنے کی ہدایت، صحت کا تحفظ خود انحصاری سے ممکن ہے، مصطفیٰ کمال

اسلام آباد

وفاقی وزیر صحت مصطفیٰ کمال نے ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی آف پاکستان (ڈریپ) سمیت متعلقہ اداروں کو ہدایت کی ہے کہ پاکستان میں مقامی ویکسین سازی کے منصوبوں پر تیزی سے کام کیا جائے تاکہ ملک صحت کے شعبے میں خود انحصاری حاصل کر سکے اور ویکسین کی مستقل فراہمی یقینی بنائی جا سکے۔ یہ ہدایات مقامی ویکسین سازی کے منصوبے اور پاکستان نرسنگ اینڈ مڈوائفری کونسل کی اصلاحات سے متعلق جائزہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے جاری کی گئیں۔ اجلاس میں وفاقی سیکریٹری صحت اسلم غوری، نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ (NIH) کے چیف ایگزیکٹو، ڈریپ کے سی ای او ڈاکٹر عبیداللہ ملک اور ایشیائی ترقیاتی بینک (ADB) کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اے ڈی بی کے نمائندوں نے اجلاس کو مقامی ویکسین سازی کے منصوبے کی پیش رفت سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان میں ویکسین کی مقامی پیداوار کی استعداد بڑھانے کے لیے مختلف اقدامات جاری ہیں۔ انہوں نے پاکستان نرسنگ اینڈ مڈوائفری کونسل کی ڈیجیٹلائزیشن اور ادارہ جاتی اصلاحات پر بھی بریفنگ دی۔ وفاقی وزیر صحت نے ہدایت کی کہ منصوبے کی کامیاب تکمیل کے لیے تمام قانونی، ریگولیٹری اور تکنیکی تقاضے بروقت مکمل کیے جائیں۔ مصطفیٰ کمال نے کہا کہ مقامی ویکسین سازی کا فروغ قومی ترجیح ہے، جس سے پاکستان کی صحت کا تحفظ مضبوط ہوگا، درآمدی انحصار کم ہوگا اور جان بچانے والی ویکسینز کی پائیدار فراہمی ممکن بنائی جا سکے گی۔ انہوں نے نرسنگ کے شعبے میں جامع اصلاحات پر بھی زور دیتے ہوئے کہا کہ مضبوط اور جدید نرسنگ نظام ملک کے صحت کے نظام کو مزید مؤثر بنانے کے لیے ناگزیر ہے۔

وفاقی وزیر صحت کی ذہنی صحت کو بنیادی صحت کے نظام کا حصہ بنانے کی ہدایت

اسلام آباد

وفاقی وزیر صحت مصطفیٰ کمال نے پاکستان کے ذہنی صحت کے ایجنڈے سے متعلق ایک اجلاس کی صدارت کی، جس میں شفا تعمیرِ ملت یونیورسٹی کے گلوبل انسٹی ٹیوٹ آف ہیومن ڈیولپمنٹ (GIHD) کے بانی ڈائریکٹر ڈاکٹر سید عثمان ہمدانی اور وزارت صحت کے ڈاکٹر ملک محمد صافی نے شرکت کی۔ ڈاکٹر عثمان ہمدانی نے پاکستان میں ذہنی صحت کی موجودہ صورتحال پر بریفنگ دیتے ہوئے قومی ذہنی صحت کے نظام کو مضبوط بنانے کے لیے ایک جامع روڈ میپ پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان میں ذہنی امراض معذوری کے ساتھ گزارے جانے والے برسوں (YLDs-DisabilitywithLivedYears) کی بڑی وجوہات میں شامل ہیں، جس کے باعث مربوط حکومتی حکمت

عملی کی اشد ضرورت ہے۔ اجلاس کے دوران وفاقی وزیر صحت نے ہدایت کی کہ ذہنی صحت کی سہولیات کو بنیادی صحت کے مراکز اور تعلیمی نظام میں شامل کیا جائے تاکہ ذہنی بیماریوں کی بروقت تشخیص، فوری علاج اور عوامی فلاح و بہبود کو فروغ دیا جا سکے۔ انہوں نے وزارت صحت کو پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل (PMDC) کے ساتھ مل کر ایسی پالیسی تیار کرنے کی بھی ہدایت دی جس کے تحت صحت کے شعبے سے وابستہ پیشہ ور افراد کے لیے ذہنی صحت سے متعلق سرٹیفکیٹ اور ڈپلومہ پروگرام لازمی بنائے جائیں۔ وفاقی وزیر نے مزید ہدایت کی کہ وزارت صحت کے تحت کام کرنے والے تمام ٹیلی میڈیسن مراکز میں بھی ذہنی صحت کی خدمات کو شامل کیا جائے تاکہ ملک بھر میں عوام کو ان سہولیات تک آسان رسائی حاصل ہو سکے۔

راول جھیل میں دوبارہ مردہ مچھلیاں ملنے کا انکشاف، پاک ای پی اے لیبارٹری رپورٹ کی منتظر

اسلام آباد راول جھیل میں ایک بار پھر مردہ مچھلیاں دیکھے جانے کے بعد ماحولیاتی آلودگی پر تشویش بڑھ گئی ہے، جبکہ پاکستان ماحولیاتی تحفظ ایجنسی (پاک ای پی اے) اب بھی لیبارٹری رپورٹ کی منتظر ہے تاکہ مچھلیوں کی ہلاکت کی اصل وجہ معلوم کی جا سکے۔ گزشتہ اتوار کو راول جھیل میں پہلی مرتبہ مردہ مچھلیاں سامنے آئی تھیں۔ چار روز گزرنے کے باوجود یہ واضح نہیں ہو سکا کہ موجودہ مردہ مچھلیاں وہی ہیں یا اس دوران مزید مچھلیاں بھی ہلاک ہوئی ہیں۔ پاک ای پی اے کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ضیغم عباس نے کہا کہ راول جھیل میں بڑھتی ہوئی آلودگی، جو راولپنڈی کے لیے پینے کے پانی کا اہم ذریعہ بھی ہے، مچھلیوں کی ہلاکت کی ممکنہ وجہ ہے۔ تاہم انہوں نے بتایا کہ لیبارٹری رپورٹ آئندہ چار سے پانچ روز میں موصول ہونے کے بعد اصل وجہ کی تصدیق ہو سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ مون سون کے دوران جھیل میں شامل ہونے والا سیوریج کا پانی، ڈٹرجنٹس اور دیگر آلودہ مواد پانی میں آکسیجن کی مقدار کم کر دیتے ہیں، جس سے مچھلیاں دم گھٹنے کے باعث ہلاک ہو جاتی ہیں۔ ڈاکٹر ضیغم عباس کے مطابق حالیہ سروے میں جھیل کے اطراف پلاسٹک کی آلودگی تشویشناک حد تک پائی گئی، جہاں پانی کی بوتلیں، پلاسٹک بیگز اور دیگر کچرا بڑی مقدار میں جھیل تک پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ راول ڈیم میں جمع ہونے والی مٹی (سلٹ) کی صفائی بھی انتہائی ضروری ہے کیونکہ اس سے بھی آبی ماحول متاثر ہو رہا ہے۔ رواں سال عالمی یوم ماحولیات کے موقع پر پاک ای پی اے کی صفائی مہم کے دوران راول جھیل کے کناروں سے استعمال شدہ سرنجیں، اسپتالوں کا فضلہ اور بڑی مقدار میں پلاسٹک کا کچرا برآمد کیا گیا تھا، جس نے جھیل کو درپیش سنگین ماحولیاتی خطرات کو اجاگر کیا۔ ڈاکٹر ضیغم عباس نے کہا کہ راول جھیل میں آلودگی کا مسلسل داخل ہونا بنیادی مسئلہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے موسمیاتی تبدیلی کی چیئرپرسن شیری رحمان متعدد بار جھیل کے بالائی حصے میں سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ (STP) کی تنصیب کا مطالبہ کر چکی ہیں تاکہ آلودہ پانی کو جھیل میں داخل ہونے سے روکا جا سکے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ راول جھیل میں مچھلیوں کی ہلاکت کوئی نیا مسئلہ نہیں۔ 2024 میں پانی کی سطح میں کمی اور بغیر ٹریٹمنٹ فضلے کے باعث بڑے پیمانے پر مچھلیاں ہلاک ہوئی تھیں، جبکہ 2023 میں بعض عناصر کو جھیل کے قریب زہریلے کیمیکلز استعمال کرتے ہوئے بھی پکڑا گیا تھا۔ ڈاکٹر ضیغم عباس نے بتایا کہ حکومت نے جھیل کے بالائی حصے میں سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ کے قیام کے لیے فنڈز کی منظوری دے دی ہے۔ سرکاری بجٹ دستاویزات کے مطابق اس منصوبے کی لاگت 07.6 ارب روپے ہے جبکہ مالی سال 27-2026 کے لیے 449 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ منصوبے کی تکمیل میں مزید وقت درکار ہوگا۔

ماہرین کا موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے مسلسل شجرکاری مہم تیز کرنے پر زور

اسلام آباد ماہرین ماحولیات، سائنس دانوں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مقررین نے موسمیاتی تبدیلی، گلوبل وارمنگ اور ماحولیاتی آلودگی سے نمٹنے کے لیے ملک بھر میں مسلسل اور موثر شجرکاری مہم چلانے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ یہ مطالبہ رائزنگ پاکستان فورم کے زیر اہتمام ویمن ویلفیئر اینڈ ڈویلپمنٹ سینٹر اسلام آباد میں منعقدہ شجرکاری تقریب کے دوران کیا گیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ماہر ارضیات اور سائنس دان ڈاکٹر عادل نذیر نے کہا کہ جنگلات کی تیزی سے کٹائی کے باعث ماحولیاتی آلودگی اور موسمیاتی مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے، اس لیے ہنگامی بنیادوں پر شجرکاری مہم شروع کی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جغرافیائی اور موسمیاتی نظام میں نمایاں تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں جبکہ مون سون کے پیٹرن میں بھی خطرناک تبدیلی آ چکی ہے، جس کے باعث جنگلات کی بحالی وقت کی اہم ضرورت بن گئی ہے۔ پاکستان محکمہ موسمیات (PMD) کی نمائندہ نے کہا کہ جنگلات کی کمی نے موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کو مزید شدید کر دیا ہے اور اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے فوری اور عملی اقدامات ناگزیر ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ ماحول کے تحفظ میں فعال کردار ادا کریں۔ پاکستان ایگریکلچرل کونسل کے سابق چیئرمین ڈاکٹر غلام علی نے پھلدار درختوں اور زرعی پودوں کی شجرکاری کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس سے نہ صرف غذائی تحفظ بہتر ہوگا بلکہ موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سے نمٹنے میں بھی مدد ملے گی۔ مکمل پاکستان پارٹی کے چیئرمین متین ہاشمی نے شجرکاری کے ساتھ ماحول دوست صنعتوں کے فروغ پر بھی زور دیا تاکہ زہریلی گیسوں کے اخراج میں کمی لائی جا سکے اور پائیدار ترقی کو یقینی بنایا جا سکے۔ رائزنگ پاکستان فورم کی صدر رخسانہ تسنیم نے نوجوانوں کو ملک کا مستقبل قرار دیتے ہوئے کہا کہ طلبہ نہ صرف درخت لگائیں بلکہ ان کی حفاظت اور نگہداشت کی ذمہ داری بھی نبھائیں۔ تقریب کے دوران طلبہ میں کچنار، امرود، جاپانی سمیت تقریباً 200 پودے تقسیم کیے گئے جبکہ مہمانوں نے بھی شجرکاری میں حصہ لیا۔ دریں اثنا پلانٹ فار پاکستان اور ال فاؤنڈیشن نے فیڈرل گورنمنٹ ایمپلائز ہاؤسنگ اتھارٹی کے تعاون سے اسلام آباد کے سیکٹر جی 14-/4 میں ایک اور شجرکاری مہم کا انعقاد کیا۔ اس مہم کے دوران اسلام آباد کے مقامی ماحول سے مطابقت رکھنے والے 500 مقامی درخت لگائے گئے، جن میں بوہڑ، پیپل، پلکھن اور بکائن شامل ہیں۔ منتظمین کے مطابق ان اقسام کا انتخاب ان کے ماحولیاتی فوائد، حیاتیاتی تنوع کے فروغ اور مقامی آب و ہوا سے مطابقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا۔ "آئیے بہتر مستقبل کے لیے مل کر کام کریں" کے عنوان سے منعقدہ اس مہم کا مقصد شہریوں، اداروں اور مقامی برادریوں میں ماحولیاتی تحفظ کے حوالے سے مشترکہ ذمہ داری کا شعور اجاگر کرنا تھا۔ پلانٹ فار پاکستان اور ال فاؤنڈیشن کے نمائندوں نے کہا کہ آج لگایا جانے والا ہر درخت صاف ہوا، حیاتیاتی تنوع کے تحفظ اور پاکستان کے ایک صحت مند اور سرسبز مستقبل میں سرمایہ کاری کے مترادف ہے، اور عوام سے شجرکاری مہم میں بھرپور شرکت کی اپیل کی۔

لوئر دیر میں مون سون شجرکاری مہم کا آغاز، ضلع بھر میں 56 ہزار پھلدار اور سدا بہار پودے لگائے جائیں گے

لوئر دیر ضلع لوئر دیر میں مون سون شجرکاری مہم کا آغاز کر دیا گیا ہے جس کے تحت ضلع بھر میں تقریباً 56 ہزار پھلدار اور سدا بہار پودے لگانے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر لوئر دیر بشارت احمد نے بلامبٹ میں پودا لگا کر مہم کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر سید اکرم شاہ، ڈویژنل فارسٹ آفیسر شبیر احمد جان، سب ڈویژنل فارسٹ آفیسر تیمرگرہ اور نیشنل کمیشن فار ہیومن ڈویلپمنٹ (این سی ایچ ڈی) کے ضلعی ڈائریکٹر محمد اسد بھی موجود تھے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر بشارت احمد نے کہا کہ موسمیاتی تبدیلی اور عالمی حدت کے اثرات کو کم کرنے کے لیے شجرکاری انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مون سون کا موسم درخت لگانے کے لیے موزوں ترین وقت ہوتا ہے کیونکہ اس دوران پودوں کی نشوونما کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ درخت ماحولیاتی تحفظ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، جو فضائی آلودگی کم کرنے، شدید گرمی کے اثرات کو قابو کرنے اور زمین کے کٹاؤ کو روکنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ڈویژنل فارسٹ آفیسر شبیر احمد جان نے بتایا کہ شجرکاری مہم کے دوران سرکاری دفاتر، تعلیمی اداروں، پولیس اسٹیشنز، اسپتالوں، پارکوں، کھیل کے میدانوں، گرین بیلٹس، آبی گزرگاہوں اور پہاڑی علاقوں میں پودے لگائے جائیں گے۔ انہوں نے عوام، طلبہ اور زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد پر زور دیا کہ وہ مون سون شجرکاری مہم میں بھرپور حصہ لیں اور لوئر دیر کو سرسبز اور ماحول دوست بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

سی ڈی اے اور میٹروپولیٹن کارپوریشن اسلام آباد کی صفائی مہم میں دو ٹن کچرا اٹھا لیا گیا۔

اسلام آباد کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور میٹروپولیٹن کارپوریشن اسلام آباد نے جاز ورلڈ کے تعاون سے راول ڈیم کے اطراف صفائی مہم بھی چلائی گئی۔ اس مہم میں 200 سے زائد رضاکاروں نے حصہ لیا، جن میں سی ڈی اے، ایم سی آئی، غیر سرکاری تنظیموں، طلبہ اور سول سوسائٹی کے نمائندے شامل تھے۔ رضاکاروں نے 80 تھیلوں میں کچرا جمع کیا اور تقریباً دو ٹن ٹھوس فضلہ راول ڈیم کے اطراف سے ہٹا کر علاقے کو صاف کیا۔ ایم سی آئی کی چیف آفیسر ڈاکٹر انعم فاطمہ نے کہا کہ اس مہم کا مقصد ماحولیاتی تحفظ کو فروغ دینا اور شہریوں میں صفائی سے متعلق شعور اجاگر کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سی ڈی اے اور ایم سی آئی، حکومت پنجاب اور دیگر اداروں کے تعاون سے راول ڈیم کو آلودگی سے بچانے کے لیے جامع اقدامات کر رہے ہیں، جن میں سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ کی تنصیب بھی شامل ہے۔ انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ خاص طور پر بھارہ کہو اور مری سے آنے والے نالوں میں کچرا پھینکنے سے گریز کریں کیونکہ یہی نالے راول جھیل میں آلودگی کے بڑے ذرائع ہیں۔

میو اسپتال لاہور میں 23.2 کروڑ روپے مالیت کے اسٹنٹس اور بیلونز مبینہ طور پر غائب، انکوائری کمیٹی قائم

لاہور پنجاب کے سب سے بڑے سرکاری تدریسی اسپتالوں میں شمار ہونے والے میو اسپتال لاہور میں شعبہ امراضِ قلب کے سالانہ آڈٹ کے دوران 2 کروڑ 23 لاکھ روپے مالیت کے اسٹنٹس اور بیلونز کے ریکارڈ میں سنگین بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا ہے، جس پر اسپتال انتظامیہ نے باضابطہ انکوائری شروع کر دی ہے۔ آڈٹ رپورٹ کے مطابق ایک کروڑ 13 لاکھ روپے مالیت کے 232 اسٹنٹس ریکارڈ سے غائب پائے گئے، جبکہ ایک کروڑ 10 لاکھ روپے مالیت کے 059,1 بیلونز بھی دستیاب ریکارڈ سے مطابقت نہیں رکھتے۔ اس معاملے کی تحقیقات کے لیے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ (MS) اور چیف ایگزیکٹو آفیسر (CEO) میو شعبہ کارڈیالوجی کے ایک رجسٹرار پر مبینہ طور پر اسٹنٹس اور بیلونز کی گمشدگی میں کردار ادا کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق مذکورہ رجسٹرار پر یہ بھی الزام ہے کہ سرکاری اسٹنٹس اور بیلونز نجی اسپتالوں کو فروخت کیے گئے، جبکہ انکوائری پر اثر انداز ہونے اور کارروائی رکوانے کی کوشش بھی کی گئی۔ رپورٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ تحقیقات ابھی جاری ہیں اور کسی بھی فرد کی حتمی ذمہ داری کا تعین انکوائری مکمل ہونے کے بعد کیا جائے گا۔ دوسری جانب میو اسپتال کے چیف آپریٹنگ آفیسر (COO) ڈاکٹر عبدالمدبر ریحان نے کہا

اسپتال نے 3 جولائی 2026 کو باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کرتے ہوئے انکوائری کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔ آڈٹ رپورٹ میں ہے کہ مبینہ کرپشن بے نقاب کرنے پر انہیں نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق بعض ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن (YDA) کے عہدیداروں نے ان پر دباؤ ڈالنے اور ملازمت سے برطرف کرانے کی دھمکیاں بھی دیں۔ ڈاکٹر عبدالمدبر ریحان کا کہنا تھا کہ وہ ہر قسم کے دباؤ کے باوجود میرٹ، شفافیت اور مریضوں کے مفاد کے لیے اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے رہیں گے۔

بہاولنگر: اینٹی کرپشن کا بڑا ایکشن، ڈپٹی ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ کے دفتر کے دو ملازمین 20 ہزار روپے رشوت لیتے گرفتار

بہاولنگر اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ بہاولنگر نے رشوت ستانی کے خلاف مؤثر کارروائی کرتے ہوئے ڈپٹی ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ بہاولنگر کے دفتر کے دو ملازمین کو مبینہ طور پر 20 ہزار روپے رشوت وصول کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار کر لیا۔ ترجمان اینٹی کرپشن کے مطابق کارروائی مسماۃ رضیہ بشیر زوجہ مشتاق علی، قوم ملک، سکنہ اڈہ گجیانی، بہاولنگر کی درخواست پر عمل میں لائی گئی۔ درخواست گزار نے الزام عائد کیا تھا کہ متعلقہ ملازمین سرکاری کام انجام دینے کے عوض ان سے رشوت کا مطالبہ کر رہے تھے۔ ترجمان کے مطابق عدالت سے پیشگی اجازت حاصل کرنے کے بعد جوڈیشل مجسٹریٹ دفعہ 30 بہاولنگر، جناب اظہر جاوید کی نگرانی میں سرکل آفیسر اینٹی کرپشن ملک محمد اکرم زکی اور ان کی ٹیم نے چھاپہ مار کارروائی کی۔ کارروائی کے دوران دونوں ملازمین کو مبینہ طور پر 20 ہزار روپے رشوت وصول کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار کر لیا گیا۔ اینٹی کرپشن حکام کا کہنا ہے کہ گرفتار ملزمان کے خلاف انسدادِ بدعنوانی کے متعلقہ قوانین کے تحت مقدمہ درج کر کے مزید قانونی کارروائی کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ حکام نے واضح کیا کہ سرکاری اداروں میں کرپشن، رشوت ستانی اور اختیارات کے ناجائز استعمال کے خلاف بلاامتیاز کارروائیاں جاری رہیں گی تاکہ عوام کو شفاف، میرٹ پر مبنی اور مؤثر سرکاری خدمات کی فراہمی یقینی بنائی جا سکے۔

چشتیاں میں ایف آئی اے ٹیم کا چھاپہ، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کی امدادی رقوم میں غیر قانونی کٹوتی کرنے والا ایک شخص گرفتار

چشتیاں فیڈرل انویسٹی گیشن ایجنسی (ایف آئی اے) نے چشتیاں کے نواحی علاقے چک 98 فتح میں کارروائی کرتے ہوئے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت مستحق خواتین کی امدادی رقوم میں مبینہ غیر قانونی کٹوتی کرنے والے ایک شخص کو گرفتار کر لیا، جبکہ لاکھوں روپے نقد، الیکٹرانک ڈیوائسز اور فراڈ سے متعلق ریکارڈ بھی قبضے میں لے لیا۔ ایف آئی اے کے مطابق مستحق خواتین کی شکایات پر ڈپٹی ڈائریکٹر کی ہدایت پر انسپکٹر صبغت اللہ کی سربراہی میں چھاپہ مار ٹیم تشکیل دی گئی، جس نے ایک مقامی دکان پر کارروائی کی۔ کارروائی کے دوران انجم رشید کو موقع پر گرفتار کیا گیا۔ ابتدائی تفتیش میں گرفتار ملزم نے مبینہ طور پر بتایا کہ وہ اپنے بھائی بہزاد رشید، رانا عبدالرشید اور محمد کاشف کے ساتھ مل کر لیلفا پے ڈیوائس کے ذریعے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کی رقم وصول کرنے والی خواتین سے مبینہ طور پر ایک ہزار سے پندرہ سو روپے تک کی غیر قانونی کٹوتی کرتے تھے، جسے بعد ازاں آپس میں تقسیم کر لیا جاتا تھا۔ کارروائی کے دوران متعدد خواتین نے بھی ایف آئی اے کو بتایا کہ امدادی رقم کی ادائیگی کے وقت ان سے زبردستی رقم کاٹی جاتی تھی۔ ایف آئی اے نے دکان سے ایک لیلفا پے ڈیوائس، موبائل فون، رجسٹر، دیگر ریکارڈ اور 4 لاکھ 23 ہزار 850 روپے نقد برآمد کر لیے۔ ادارے کے مطابق دیگر ملزمان کے خلاف بھی کارروائی جاری ہے۔ ایف آئی اے کا کہنا ہے کہ مقدمے میں ملوث افراد کے خلاف متعلقہ قوانین کے تحت کارروائی کی جا رہی ہے، جبکہ کمپوزٹ سرکل بہاولپور میں بھی تعزیرات پاکستان کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر کے مزید تفتیش شروع کر دی گئی ہے

اختیارات کے ناجائز استعمال پہ ڈی آئی جی عہدے کے افسر کو تین سال کے لئے ایس ایس پی بنا دیا گیا۔

ایف آئی اے کے سابق ڈائریکٹر بابر بخت قریشی پولیس سروس آف پاکستان کے گریڈ 20 کے افسر ہیں۔ ان کو تین سال کے لیے ڈی آئی جی (گریڈ 20) سے ایس ایس پی (گریڈ 19) بنا دیا گیا ہے۔

اسلام آباد اسٹیبلشمنٹ ڈویژن نے سول سروسز (کارکردگی اور نظم و ضبط) قواعد 2020 کے تحت ایف آئی اے سائبر کرائم ونگ کے سابق ڈائریکٹر بابر بخت قریشی (پی ایس پی/بی ایس-20) پر بڑی نظم وضبط کی پابندی عائد کر دی ہے۔ وزیراعظم نے مجاز اتھارٹی کے طور پر انہیں تین سال کے لیے نچلے عہدے اور پے اسکیل پر کم کرنے کی سزا کی منظوری دی ہے۔ یہ فیصلہ صحافی محسن بیگ کیس میں اختیارات کے ناجائز استعمال کے الزامات پر محکمانہ انکوائری کے بعد کیا گیا۔ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق بابر بخت قریشی کے خلاف محکمانہ انکوائری 21 جون 2023 کو شروع کی گئی تھی۔ انکوائری کی سفارشات کی روشنی میں وزیراعظم نے انہیں ڈیموٹ کرنے کی منظوری دی۔ یہ سزا فوری طور پر نافذ العمل ہے۔ قریشی کو گریڈ 20 (ڈپٹی انسپکٹر جنرل) سے گریڈ 19 (سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس) کے عہدے پر تین سال کے لیے کم کر دیا گیا ہے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق قریشی کو سول سروسز (اپیل) قواعد 1977 کے تحت 30 دنوں کے اندر اپیل دائر کرنے کا قانونی حق حاصل ہے۔ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کے ذرائع کے مطابق یہ کارروائی صحافی محسن جمیل بیگ کے ساتھ بدسلوکی کے الزامات پر کی گئی۔ 16 فروری 2022 کو ایف آئی اے کی ٹیم نے اسلام آباد میں محسن بیگ کی رہائش گاہ پر چھاپہ مارا اور انہیں گرفتار کیا تھا۔ اس دوران بیگ نے مبینہ طور پر ٹیم پر فائرنگ کی اور اہلکاروں کے ساتھ بدسلوکی کی۔ یہ چھاپہ اس وقت کے وفاقی وزیر مواصلات مراد سعید کی شکایت پر کیا گیا تھا جنہوں نے الزام لگایا تھا کہ بیگ نے ایک ٹی وی پروگرام میں ان کے خلاف توہین آمیز تبصرے کیے تھے۔

اینٹی کرپشن کی کارروائی، میونسپل کمیٹی چشتیاں کا ملازم مبینہ طور پہ رشوت لیتے ہوئے گرفتار

چشتیاں اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ نے چشتیاں شہر میں کارروائی کرتے ہوئے میونسپل کمیٹی چشتیاں کے ایک ملازم کو مبینہ طور پر رشوت وصول کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار کر لیا۔ اینٹی کرپشن حکام کے مطابق گرفتار ملزم کی شناخت محمد سلیمان کے نام سے ہوئی ہے، جسے مبینہ رشوت لیتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ حکام کا کہنا ہے کہ ملزم کے خلاف متعلقہ قوانین کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور مزید قانونی کارروائی جاری ہے۔ اینٹی کرپشن حکام نے کہا کہ سرکاری اداروں میں شفافیت اور بدعنوانی کے خاتمے کے لیے بلاامتیاز کارروائیاں جاری رہیں گی تاکہ عوام کو بہتر اور میرٹ پر مبنی خدمات کی فراہمی یقینی بنائی جا سکے۔

ڈیرہ اسماعیل خان

آر پی او ڈیرہ اسماعیل خان کے امن مشن کو بڑی کامیابی، قوم موہانہ اور سلیمان خیل کے درمیان دیرینہ دشمنی صلح میں تبدیل

ریجنل پولیس آفیسر (آر پی او) ڈیرہ ریجن غلام مبشر میکن کی ہدایات اور امن کے قیام کے وژن کے تحت ڈیرہ پولیس نے دیرینہ قبائلی دشمنیوں کے خاتمے کی مہم میں ایک اور اہم کامیابی حاصل کر لی۔ تھانہ بندکورائی پولیس اور مقامی معززین کی مشترکہ کاوشوں سے قوم موہانہ اور قوم سلیمان خیل کے درمیان عرصہ دراز سے جاری سنگین تنازعے کا پرامن حل نکال کر دونوں فریقین کے درمیان مستقل صلح کرا دی گئی۔ پولیس کے مطابق آر پی او غلام مبشر میکن نے ڈیرہ ریجن کے چاروں اضلاع میں پرانی دشمنیوں کے باعث ہونے والے جانی و مالی نقصانات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے تمام ضلعی مشران اور پولیس پر مشتمل خصوصی کمیٹیاں تشکیل دی جائیں اور فریقین کو مذاکرات کی میز پر لا کر مستقل اور پائیدار حل نکالا جائے۔ اسی پالیسی کے تحت

اسماعیل خان اور علاقے اختیار کر چکا تھا اور دونوں فریقین ایک دوسرے کی جان لینے پر آمادہ تھے، خوش اسلوبی سے ختم کر دیا گیا۔ ایس ایچ او بندکورائی سے صلح کر لی اور آئندہ بھائی چارے، امن، قانون کی پاسداری اور باہمی احترام کے ساتھ زندگی گزارنے کے عزم کا اظہار کیا۔ آر پی او غلام مبشر میکن اور ڈی پی او ڈیرہ اسماعیل خان نے اس کامیاب صلح کو پولیس، ڈسپیوٹ ریزولوشن کونسل (DRC) اور مقامی مشران کے درمیان مؤثر تعاون کا عملی ثبوت قرار دیتے ہوئے امن کے قیام میں کردار ادا کرنے والے تمام معززین کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے شہریوں پر زور دیا کہ کسی بھی ذاتی، خاندانی یا قبائلی تنازعے کی صورت میں قانون کو ہاتھ میں لینے یا تشدد کا راستہ اختیار کرنے کے بجائے متعلقہ سرکل پولیس یا ڈسٹرکٹ ڈسپیوٹ ریزولوشن کونسل سے رجوع کریں تاکہ مسائل کو قانون، مذاکرات اور باہمی افہام و تفہیم کے ذریعے حل کیا جا سکے۔ پولیس حکام نے اس

پولیس افسران (DPOs) کو ہدایت کی تھی کہ اپنے اپنے اضلاع میں دیرینہ تنازعات کا مکمل ریکارڈ مرتب کیا جائے، ڈسپیوٹ ریزولوشن کونسل (DRC) کے منتخب ارکان، مقامی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے تھانہ بندکورائی کی حدود میں قوم موہانہ اور قوم سلیمان خیل کے درمیان خواتین سے متعلق معاملے پر شروع ہونے والا سنگین تنازعہ، جو وقت گزرنے کے ساتھ شدت کے معززین نے مسلسل مذاکرات، دانشمندی اور مشترکہ کوششوں کے ذریعے دونوں فریقین کو ایک میز پر بٹھایا۔ طویل گفت و شنید کے بعد دونوں قبائل نے ماضی کی تلخیوں کو بھلا کر باہمی رضامندی عزم کا اعادہ کیا کہ ڈیرہ پولیس عوام کے جان و مال کے تحفظ، امن و امان کے قیام اور معاشرے میں بھائی چارے کے فروغ کے لیے اپنی کوششیں بلاتعطل جاری رکھے گی۔

بہاولنگر

آر پی او بہاولپور کی کھلی کچہری، عوام کو دہلیز پر انصاف کی فراہمی اولین ترجیح قرار، شکایات کے فوری ازالے کے احکامات

ریجنل پولیس آفیسر (آر پی او) بہاولپور غازی محمد صلاح الدین نے کہا ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف اور انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کے ویژن کے مطابق عوام کو ان کی دہلیز پر انصاف کی فراہمی پولیس کی اولین ترجیح ہے، جبکہ کھلی

کچہریوں کا مقصد شہریوں کی شکایات کا براہِ راست ازالہ اور پولیسنگ کے معیار کو مزید بہتر بنانا ہے۔ انہوں نے فورٹ عباس میں منعقدہ کھلی کچہری سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تفتیش میں غیر ضروری تاخیر اور مقدمات کو التوا میں رکھنے کا رویہ کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ کھلی کچہریوں کے انعقاد سے پولیس اور عوام کے درمیان اعتماد کو فروغ ملتا ہے اور حل طلب معاملات کو میرٹ، شفافیت اور قانون کے مطابق فوری نمٹایا جا رہا ہے تاکہ مظلوم کو بروقت انصاف مل سکے۔ اس موقع پر ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر (ڈی پی او) بہاولنگر محمد عمران نے کہا کہ ضلع بھر میں امن و امان برقرار رکھنے، جرائم کی روک تھام اور شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ آر پی او کی جانب سے جاری کردہ ہدایات پر مکمل عمل درآمد یقینی بنایا جائے گا۔ کھلی کچہری کے دوران شہریوں کی بڑی تعداد نے اپنے مسائل اور شکایات تحریری اور زبانی طور پر آر پی او کے سامنے پیش کیں۔ آر پی او غازی محمد صلاح الدین نے ہر درخواست گزار کی شکایت انفرادی طور پر سنی اور متعدد معاملات پر موقع پر موجود پولیس افسران کو مقررہ مدت کے اندر کارروائی مکمل کر کے رپورٹ پیش کرنے کے احکامات جاری کیے۔

حیدرآباد

حیدرآباد پولیس مقابلے میں بین الصوبائی ڈکیت گروہ کے 2 مبینہ ملزمان ہلاک، آئی جی سندھ کی ٹیم کو شاباش

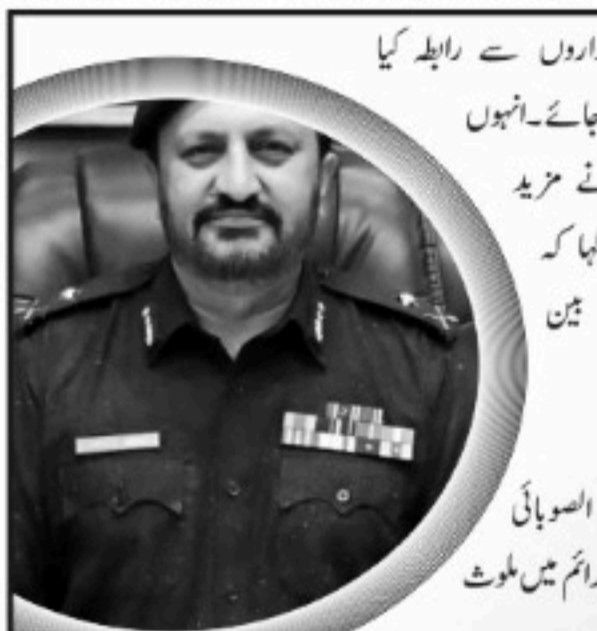

انسپکٹر جنرل آف پولیس سندھ جاوید عالم اوڈھو نے حیدرآباد میں بین الصوبائی ڈکیت گروہ کے خلاف کامیاب کارروائی پر ایس ایس پی حیدرآباد اور پولیس ٹیم کو شاباش دیتے ہوئے ہدایت کی ہے کہ جرائم پیشہ نیٹ ورک کو مکمل طور پر بے نقاب کر کے اس میں ملوث تمام ملزمان کو گرفتار کیا جائے۔ ایس ایس پی حیدرآباد کے مطابق کینٹ قبرستان کے قریب مکی شاہ کے علاقے میں پولیس مقابلے کے دوران بین الصوبائی ڈکیت گروہ کے دو مسلح مبینہ ڈاکو ہلاک ہو گئے۔ پولیس کے مطابق ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ دونوں ہلاک ملزمان گزشتہ ڈیڑھ سال کے دوران گھریلو خواتین، بالخصوص خواتین ڈاکٹروں، کے ساتھ ڈکیتی اور دیگر نوعیت کی 35 سے زائد وارداتوں میں مبینہ طور پر ملوث تھے۔ آئی جی سندھ جاوید عالم اوڈھو نے ہدایت کی کہ ہلاک ملزمان کے مجرمانہ ریکارڈ اور دیگر صوبوں میں ممکنہ سرگرمیوں کی تفصیلات حاصل کرنے کے لیے متعلقہ قانون نافذ کرنے والے اداروں سے رابطہ کیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بین الصوبائی جرائم میں ملوث نیٹ ورک کے تمام کرداروں کو قانون کے کٹہرے میں لانے کے لیے تحقیقات کا دائرہ مزید وسیع کیا جائے اور مربوط کارروائی عمل میں لائی جائے۔ پولیس کے مطابق واقعے سے متعلق مزید تحقیقات جاری ہیں اور شواہد کی روشنی میں گروہ کے دیگر مبینہ ارکان کی گرفتاری کے لیے کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔

ساہیوال

ساہیوال میں سی سی ڈی کا مبینہ پولیس مقابلہ، زیرِ حراست ملزم ہلاک، دو ساتھی فرار ہونے کا دعویٰ

کرائم کنٹرول ڈیپارٹمنٹ (سی سی ڈی) نے دعویٰ کیا ہے کہ ساہیوال اور پاکپتن کی مشترکہ کارروائی کے دوران ایک مبینہ ڈاکو پولیس مقابلے میں ہلاک ہو گیا، جبکہ اس کے دو ساتھی فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ سی سی ڈی کے مطابق ہلاک ہونے والے ملزم کی شناخت 45 سالہ قدیر حسین کے نام سے ہوئی ہے، جو ضلع قصور کے علاقے کھڈیاں خاص کا رہائشی تھا۔ حکام کا کہنا ہے کہ ملزم ایک سنگین مقدمے میں جسمانی ریمانڈ پر تھا اور چند روز قبل سی سی ڈی پاکپتن کی تحویل سے فرار ہو گیا تھا۔ اس کے خلاف قتل، اقدامِ قتل، اغوا سمیت متعدد مقدمات درج تھے۔ سی سی ڈی کے مطابق اتوار کی شب مالنگ موڑ، چک 78/5-L کے قریب ملزمان کی موجودگی کی اطلاع پر ناکہ بندی کی گئی۔ حکام کا دعویٰ ہے کہ موٹر سائیکل پر سوار ملزمان نے اہلکاروں پر فائرنگ شروع کر دی، جس کے بعد تقریباً 20 منٹ تک فائرنگ کا تبادلہ جاری رہا۔ کارروائی کے اختتام پر قدیر حسین کی لاش برآمد ہوئی جبکہ اس کے دو ساتھی اندھیرے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے فرار ہو گئے۔ حکام کے مطابق جائے وقوعہ سے ایک پستول اور موٹر سائیکل بھی برآمد کی گئی ہے۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر

اسپتال منتقل کر دیا گیا، جہاں میڈیکل بورڈ معائنہ کرے گا۔ فرار ملزمان کی گرفتاری کے لیے مختلف مقامات پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ دوسری جانب محکمہ انسدادِ دہشت گردی (سی ٹی ڈی) نے بھی دعویٰ کیا ہے کہ ساہیوال کے قریب ایک علیحدہ مبینہ پولیس مقابلے میں قصور سے تعلق رکھنے والا ایک اور مطلوب ملزم کبیر ہلاک ہو گیا، جو پولیس کو 45 مقدمات میں مطلوب تھا۔

نوشہرا

7 سالہ بچے کے لرزہ خیز قتل کا معمہ حل، سفاک قاتل قریبی رشتہ دار نکلا، آلۂ قتل برآمد

ضلع نوشہرہ کے علاقہ مہمند آباد میرہ جلوزئی میں 7 سالہ معصوم بچے کے لرزہ خیز قتل کا معمہ پولیس نے حل کرتے ہوئے مقتول کے قریبی رشتہ دار کو گرفتار کر لیا۔ پولیس کے مطابق ملزم نے دورانِ تفتیش اعترافِ جرم کر لیا ہے، جبکہ اس کی نشاندہی پر آلۂ قتل (چھری) بھی برآمد کر لی گئی ہے۔ ضلعی پولیس سربراہ سونیا شمریز خان نے ڈی ایس پی آفس پبی میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے بتایا کہ 18 جولائی 2026 کو ذاکر ولد گلاب خان، سکنہ مہمند آباد میرہ جلوزئی نے تھانہ جلوزئی میں رپورٹ درج کرائی کہ اس کا سات سالہ بھتیجا شہزاد ولد امین اللہ صبح گھر سے نکلا تھا لیکن دوپہر تک واپس نہیں آیا۔ بعد ازاں تلاش کے دوران بچے کی لاش حاجی اسلم کی اراضی سے برآمد ہوئی، جہاں اسے کسی نامعلوم شخص نے تیز دھار آلے سے ذبح کر دیا تھا۔ واقعے پر تھانہ جلوزئی میں نامعلوم ملزم یا ملزمان کے خلاف دفعہ 302 کے تحت مقدمہ نمبر 575 درج کیا گیا۔ ڈی پی او کے مطابق واقعے کی حساسیت کے پیشِ نظر ایس پی انویسٹی گیشن شاہ اسد خان کی سربراہی میں خصوصی تفتیشی ٹیم تشکیل دی گئی، جس میں ایس ڈی پی او پبی مقدم خان، ایس ایچ او جلوزئی جمشید خٹک، تفتیشی افسر انسپکٹر نیک زمان خان اور انچارج ٹیکنیکل اسٹاف ساجد اقبال خان شامل تھے۔ پولیس ٹیم نے جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کیے، مشتبہ افراد کی پروفائلنگ کی اور متعدد افراد سے پوچھ گچھ کی، جس کے نتیجے میں 18 سالہ محمد عادل ولد وحید اللہ کو حراست میں لیا گیا، جو مقتول کا قریبی رشتہ دار تھا۔ پولیس کے مطابق

ملزم نے اعتراف کیا کہ وہ اور مقتول کا والد ایک چپل فیکٹری میں ملازم تھے۔ فیکٹری سے موبائل فون چوری ہونے کے بعد مقتول کے والد کے کہنے پر اسے ملازمت سے نکال دیا گیا تھا۔ مزید برآں مقتول کے والد نے اس کے اہلِ خانہ کو بتایا کہ عادل آئس نشے کا عادی اور آوارہ ہے، جس پر گھر والوں نے اس کی سخت سرزنش کی۔ اسی رنجش اور انتقامی جذبے کے تحت ملزم نے موقع ملتے ہی بچے کو بہلا پھسلا کر سنسان مقام پر لے جا کر قتل کر دیا۔ پولیس نے ملزم کی نشاندہی پر آلۂ قتل بھی برآمد کر لیا ہے، جبکہ مزید تفتیش جاری ہے۔

کراچی

کراچی کے مستقبل پر قومی مکالمہ، شہری اختیارات، بلدیاتی خودمختاری اور نئی مردم شماری پر زور

کراچی کے مستقبل، شہری حقوق، اختیارات کی تقسیم اور سندھ کے انتظامی ڈھانچے سے متعلق ایک اہم قومی مکالمہ " کراچی: حقائق اور حل " کے عنوان سے منعقد ہوا، جس کا اہتمام سینیئر سیاستدان اور چیئرمین MIT ڈاکٹر سلیم حیدر کی دعوت پر کیا گیا۔ نشست میں سیاسی، سماجی، ادبی، ثقافتی، کاروباری اور صحافتی حلقوں سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیات نے شرکت کی اور شہر کو درپیش مسائل اور ان کے ممکنہ حل پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ تقریب میں نیشنل ڈائیلاگ کمیٹی کے سربراہ محمود مولوی، سابق وفاقی وزیر خزانہ مفتاح اسماعیل، CPLC کے بانی صدر ناظم ایف حاجی، رکن سندھ اسمبلی شوکت راجپوت، سابق بیوروکریٹ مظفر عالم صدیقی سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی متعدد شخصیات شریک ہوئیں۔ شرکاء نے اس بات پر زور دیا کہ کراچی پاکستان کی معیشت کا سب سے بڑا مرکز ہے، جو قومی محصولات میں تقریباً 60 سے 70 فیصد، وفاقی ٹیکس وصولیوں میں 80 فیصد سے زائد اور ملکی برآمدات میں تقریباً 55 فیصد حصہ ڈالتا ہے، جبکہ یہ ملک کا اہم مالیاتی اور بینکاری مرکز بھی ہے۔ اس کے باوجود شہر پانی کی قلت، ٹوٹی سڑکوں، ناقص سیوریج، کچرے، ٹرانسپورٹ بحران، تجاوزات، بے روزگاری اور امن و امان کے مسائل سے دوچار ہے۔ اجلاس کے دوران مختلف آراء سامنے آئیں۔ متعدد مقررین نے کہا کہ کراچی کے مسائل کا دیرپا حل مقامی حکومتوں کو بااختیار بنانے، مالی وسائل کی منصفانہ تقسیم، اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی اور تمام شہری برادریوں کی موثر سیاسی نمائندگی میں مضمر ہے۔ بعض شرکاء نے یہ رائے بھی دی کہ شہری آبادی، بالخصوص مہاجر برادری کو شراکتِ اقتدار میں موثر نمائندگی ملنی چاہیے اور زمین، ترقیاتی منصوبوں اور شہری انتظام سے متعلق پالیسی سازی میں ان کی آواز کو مناسب اہمیت دی جانی چاہیے۔ یہ آراء اجلاس میں شریک بعض مقررین کی ذاتی رائے کے طور پر پیش کی گئیں۔ اجلاس میں کراچی کے لیے متعدد تجاویز بھی پیش کی گئیں، جن میں نئی مردم شماری، مالی اور انتظامی طور پر خودمختار بلدیاتی نظام، کراچی کے آئینی و انتظامی اختیارات میں اضافہ، این ایف سی اور پی ایف سی ایوارڈ میں آبادی اور ریونیو کی بنیاد پر منصفانہ حصہ، پانی، ٹرانسپورٹ، سیوریج اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے لیے ہنگامی منصوبے، پولیس اور شہری اداروں میں میرٹ پر بھرتیاں، صنعتوں اور نوجوانوں کے لیے خصوصی روزگار و سرمایہ کاری پیکیجز، اور زمینوں کے ریکارڈ میں شفافیت اور شہری منصوبہ بندی میں اصلاحات شامل تھیں۔ تقریب کے اختتام پر شرکاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ کراچی کے مسائل پر مکالمے کا یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رکھا جائے گا تاکہ قابلِ عمل سفارشات مرتب کر کے متعلقہ اداروں تک پہنچائی جا سکیں۔

کراچی

میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے اورنگی ٹاؤن میں سندھ ایمرجنسی سروسز 1122 کے نئے آپریشنل بیس کا افتتاح

میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے اورنگی ٹاؤن میں سندھ انٹیگریٹڈ ایمرجنسی اینڈ ہیلتھ سروسز کے نئے آپریشنل بیس کا افتتاح کر دیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ نئی سہولت کے قیام سے اورنگی ٹاؤن اور گردونواح میں ایمرجنسی میڈیکل سروسز کی فراہمی مزید تیز اور موثر ہوگی، جس کے نتیجے میں ایمبولینسیں مصروف اور گنجان آباد علاقوں میں بھی مریضوں تک کم وقت میں پہنچ سکیں گی۔ انہوں نے بتایا کہ آپریشنل بیس کو کٹی پہاڑی سے منتقل کر کے بنارس کے قریب واقع ایک سرکاری عمارت میں قائم کیا گیا ہے تاکہ رسائی اور ایمرجنسی رسپانس کے وقت میں بہتری لائی جا سکے۔ میئر نے کہا کہ کئی برسوں سے غیر استعمال شدہ سرکاری عمارت کو عوامی خدمت کے مرکز میں تبدیل کرنا سندھ حکومت اور کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن کی ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ کراچی جیسے بڑے شہر میں بروقت طبی امداد کی فراہمی نہایت اہم ہے اور یہ منصوبہ صحت کی سہولیات کو عوام کے قریب لانے کے حکومتی عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ سندھ حکومت، کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن اور SIEHS-1122 کے اشتراک سے قائم کی گئی اس جدید سہولت میں بین الاقوامی معیار ISO2015:9001 کے مطابق چوبیس گھنٹے مفت پری ہسپتال ایمرجنسی طبی خدمات فراہم کی جائیں گی۔ افتتاحی تقریب میں SIEHS-1122 کے چیف ایگزیکٹو آفیسر بریگیڈیئر (ر) طارق قادر لکھیار، منتخب نمائندوں، سماجی شخصیات، کمیونٹی رہنماؤں اور میڈیا نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ بریگیڈیئر (ر) طارق قادر لکھیار نے کہا کہ یہ منصوبہ صرف ایمبولینس اسٹیشن کی منتقلی نہیں بلکہ عوام کو معیاری اور بروقت ایمرجنسی طبی سہولیات ان کی دہلیز کے قریب فراہم کرنے کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے، جس سے کراچی ویسٹ اور خصوصاً اورنگی ٹاؤن میں ایمرجنسی رسپانس مزید موثر ہوگا۔

پشاور

خیبر پختونخوا حکومت نے ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن پالیسی 2030 متعارف کرا دی، پیپرلیس گورننس پر زور

وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا سہیل آفریدی نے خیبر پختونخوا ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن پالیسی اینڈ روڈ میپ 2030 کا افتتاح کرتے ہوئے اسے صوبے میں جدید طرزِ حکمرانی، موثر عوامی خدمات اور ڈیجیٹل معیشت کے فروغ کی جانب ایک اہم سنگ میل قرار دیا ہے۔ افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعلیٰ نے کہا کہ ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن حکومت کے اس وژن کا بنیادی حصہ ہے جس کا مقصد عوامی خدمات کی فراہمی بہتر بنانا، سرکاری اداروں کی کارکردگی میں اضافہ کرنا اور جامع معاشی ترقی کو فروغ دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپرلیس گورننس اور ڈیجیٹل پبلک ایڈمنسٹریشن کے نفاذ سے شفافیت، احتساب، انتظامی استعداد اور ادارہ جاتی کارکردگی میں نمایاں بہتری آئے گی۔ وزیراعلیٰ کے مطابق یہ پالیسی پاکستان میں تیار کیے گئے جامع ترین ڈیجیٹل گورننس فریم ورک میں سے ایک ہے، جو آئندہ برسوں میں خیبر پختونخوا کو جدید، موثر، شفاف اور شہریوں کی ضروریات پر مبنی حکمرانی کی جانب لے جانے کے لیے ایک واضح روڈ میپ فراہم کرتی ہے۔ سہیل آفریدی نے کہا کہ صوبائی حکومت پاکستان تحریک انصاف کے بانی عمران خان کے "ڈیجیٹل خیبر پختونخوا" کے وژن کو عملی شکل دینے کے لیے موثر اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے خیبر پختونخوا انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ (KPITB) اور دیگر شراکت دار اداروں کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ پالیسی بین الاقوامی بہترین تجربات، جدید ٹیکنالوجی کے رجحانات اور مستقبل کی حکمرانی کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے وسیع مشاورت کے بعد تیار کی گئی ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ حکومت مرحلہ وار تمام اہم عوامی خدمات کو ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر منتقل کرے گی تاکہ شہری تیز، آسان اور سہل طریقے سے سرکاری سہولیات تک رسائی حاصل کر سکیں۔